خوابیدہ
جویریہ عمران

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

0325712184218

خوابیدہ

از قلم

جویریہ عمران

اُسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے آس پاس کی کوئی آواز اُسے سُنائی نہیں دے رہی تھی۔ کیا وقت کسی پر اتنا ظالم ہو سکتا ہے؟ ارد گرد کے تمام نفوس کو اُس کے زندہ ہونے پر بھی شک ہو رہا تھا۔ وہ ساکت تھا بلکل ساکت جیسے آنکھوں کے سارے آنسو خشک ہو چکے ہوں جیسے کثرتِ گریا نے اُسکے آنسو خشک کر دیے ہوں۔ کیوں ہر دفعہ وہی کیوں؟ کونسے رازوں سے مزید پردہ اُٹھنا باقی تھا ابھی؟

www.novelsclubb.com

-------------ایبٹ آباد کی سنہری صبح میں فرہاد ولا جو کہ ہمیشہ خاموش رہتا تھا آج اُسکی گہما گہمی سے اس بعد کا اندازہ ہو رہا تھا کہ سید کمیل حیدر کے ہاں سب ناشتے پر مدعو ہیں۔ ناشتے کی میز پر سب گپ شپ کر رہے تھے۔

کُمیل نے ایک چور نِگاہ اپنے ساتھ بیٹھے دائس پر ڈالی کُمیل کا اُسکا یوں چپ بیٹھنا کہاں برداشت ہو رہا تھا۔

"اوئے میری محبوبہ کیا ہوا ہے؟" کُمیل آج دائس کو ستانے کے فُل موڈ میں تھا۔

کُمیل کے ایسے مخاطب کرنے سے سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی آئی تھی۔

"تیری محبوبہ کو اپنی محبوبہ کی یاد آ رہی ہے۔" عرش کے لہجے میں واضح شرارت تھی۔

"چچ چچ کوئی نا دائس ہوتا ہے، دل پر نہ لو۔" ذوفشاں نے ڈرامائی انداز میں افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عرشام اور ضوفی نے اپنا حصہ ڈالنا نیکی سمجھا تھا۔

"تیری بے وفائی نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا دائس۔" کُمیل نے نقلی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

اور یہاں کُمیل کی سستی ایکٹنگ شروع ہو چکی تھی۔

بے چارہ دائس اُنہیں آنکھیں دکھانے کے علاوہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

ناشتے کے بعد سب نے ابراہیم ہاوس کا رُخ کیا۔

عرش، کُمیل کے گھر سے باہر نکل ہی رہا تھا کہ اُسے کسی کے رونے کی آواز آئی۔ وہ اُس آواز کی سمت قدم بڑھانے لگا۔ لیکن گلی کے کونے پر ذوفشاں کو روتا ہوا پا کر ہکا بکا رہ گیا۔

ذوفشاں کو باہر سڑک پر روتا ہوا دیکھ کر عرشام پلک جھپکتے میں ضوفی کے پاس پہنچا ضوفی کے آنسو اُسے تکلیف دے رہے تھے عرش کو۔۔۔

"کیا ہوا ہے بی کیوں رو رہی ہو؟" اُس نے پریشانی سے پوچھا

ذوفشاں نے اس وقت گہرے سبز رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا، سنہرے لمبے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور دوپٹے کو کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا۔

(عرشام کی عادت تھی وہ بچپن سے ضوفی کو بی کہتا تھا اُس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں جب عرش صحیح سے بول نہیں پاتا تھا تو اُس کے منہ سے ضوفی کے لئے بلی کی جگہ بی نکلتا تھا اور تب سے ہی وہ ضوفی کو بی کہتا تھا، اور عرش کے علاوہ ذوفشاں کو کوئی بی نہیں کہہ سکتا تھا، لیکن کُمیل اور دائس محض عرش کو چڑانے کے لئے ذوفشاں کو عرش کے سامنے بی کہتے تھے۔)

ضوفی نے آنکھوں میں آنسو لئے سڑک کے کنارے ایک مرے ہوئے پرندے کی طرف اشارہ کیا۔

عرشام کو پل کے ہزارویں حصے میں ساری بات سمجھ آگئی تھی۔

وہ فوراً ضوفی کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا کہ اُسے وہ پرندہ نہ دِکھے اور اُس کے آنسو صاف کرنے لگا کہ ضوفی نے اُسے اچانک دھکا دیا۔

عرش اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے فوراً زمین بوس ہوگیا۔ عرش ہکا بکا ذوفشاں کو دیکھ رہا تھا۔

"پیچھے ہٹو عرش میرا لائنر کیوں خراب کر رہے ہو۔" ذوفشاں نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

عرش کا دِل کیا کہ اپنا سر پِیٹ لے وہ کیسے بھول گیا تھا کہ ضوفی میک اپ کی شیدائی ہے۔

اس سے پہلے وہ لائنر خراب ہونے پر رونا شروع کرتی عرش نے اُس کو لے کر گھر کی راہ لی۔

ماضی

رات کے اس پہر ہر طرف خاموشی کا راج تھا، ہر سُو اندھیرا پھیل چکا تھا، تاریکی ہی تاریکی تھی لیکن تاریکی کے بعد روشنی آنا تہہ ہے۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ایک محل جو اپنی پوری شان سے کھڑا ہوا تھا، اُس گھر کے ایک کمرے میں دو نفوس بہت سنجیدگی سے کوئی بہت اہم بات کرنے میں مصروف تھے، پیشانی شکن آلود تھی۔ شاید تاریکی آنے والی تھی اور تاریکی سہنے والوں نے روشنی کا انتظار کرنا تھا۔

"میں نے کہا تھا ماں اور آغا جان سے کہ مت کریں ایسے میرا نکاح مرینہ سے میں خوش نہیں رہوں گا اُس کے ساتھ ابراہیم۔" بلآخر اُن دونوں نفوس میں سے ایک نے خاموشی توڑی اور بات کا آغاز کیا۔

"اسماعیل بھائی اب جو ہونا تھا ہو گیا مرینہ بھابھی آپ کی عزت ہیں، ذمہ داری ہے اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے سرانجام دیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کی وجہ سے میرے اور مرجینہ کے رشتہ پر اثر پڑے۔" ابراہیم صاحب نے اپنے بڑے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"جلد یا بدیر، علیحدگی ہی ہمارا مقدر ہے ابراہیم۔" اسماعیل صاحب سنجیدگی سے کہتے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

وقت کسی کی لئے نہیں رُکتا اپنی رفتار سے چلتا ہے۔ اسماعیل صاحب کے گھر کو اللہ نے رحمت سے نوازا تھا، اُن کی بیٹی عبیر، جس کی پیدائش پر اسماعیل صاحب نے اپنی تلخ باتوں سے مرینہ کا دل چھلنی کر دیا لیکن وہ پھر بھی خاموش رہیں اور ہر چیز کو برداشت کر گئیں۔

www.novelsclubb.com

مرینہ کو اللہ نے مزید چار اولادوں سے نوازا، بالاج، پلوشہ، پہلاج اور ذوفشاں۔۔۔ مرینہ اور اسماعیل کی مزید نہ نبھ سکی جس کے نتیجے میں اُن کی علیحدگی ہو گئی۔ شوہر سے جدائی نے مرینہ کو بہت دُکھ پہنچایا۔

طلاق کے بعد مرینہ میکے کی بجائے بچوں کے مضبوط مستقبل کے لئے ایبٹ آباد ابراہیم اور اپنی بہن مرجینہ کے پاس آ گئیں (اُن کا بڑا بیٹا بلال اپنی فیملی کے ساتھ اسماعیل صاحب کے پاس رک گیا تھا)

ابراہیم صاحب اور مرجینہ کو اللہ نے دو بیٹوں صیام، عرشام اور بیٹی اِلساء تھے۔ابراہیم صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی شاہ محمد اپنی بیوی اور تین بیٹوں دائم، دائس اور سعد کے ہمراہ وہی رہتے تھے۔۔۔۔۔ابراہیم صاحب کا پورشن اوپر جبکہ باقی دونوں خاندان نیچے رہتے تھے۔

سب بچے زور زور سے ہنس رہے تھے اور وہ ڈرا سہما انہیں دیکھ رہا تھا جیسے آج تک وہ زندگی کو ایسے ہی دیکھتا آیا تھا۔کون سا ظلم تھا جو اُس پر نہیں ہوا تھا؟

وہ لڑکا ہمیشہ خاموش رہتا تھا یا اُسے خاموش رہنے کی عادت تھی۔

سب بچے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔کلاس ٹیچر اُس بچے کو اٹھا کر آگے تین بچوں کے ساتھ بٹھا دیا۔اُن تینوں کے چہروں کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اُنہیں اُس کا یوں اُن کے ساتھ بیٹھنا سخت ناگوار لگ رہا تھا۔

کُمیل اُن کی اپنی طرف اُٹھنے والی نظروں کو بھانپ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ذوفشاں، عرشام اور دائس کمیل کو پہلے سے جانتے تھے کیونکہ کُمیل ان کے گھر کے سامنے اپنے بابا کے ساتھ رہتا تھا۔

لیکن آہستہ آہستہ اُنہیں یہ خاموش لڑکا بھانے لگا وہ تینوں اب وہ سکی ڈھال بن گئے تھے۔

"کُمیل اب کیوں رو رہے ہو؟" ذوفشاں نے کُمیل کو روتا ہوا دیکھا تو اُس کے پاس چلی آئی

"سب بچے مجھ پر ہنس رہے تھے"۔ کُمیل نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

دائس اور عرش بھی وہاں آ چکے تھے۔

"تم کرائی بے بی ہو کیا؟ نہیں نا، تو مت رویا کرو اور دیکھو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" عرش نے کُمیل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم لوگ بھی چلے جاوگے مجھے چھوڑ کر، جیسے میری ماما چلی گئی تھیں مجھے چھوڑ کر۔" کُمیل نے اُنہیں معصومیت سے ایک تلخ حقیقت بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم دیکھنا ہم چاروں ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔" دائس نے اُسے یقین دلانا چاہا۔

اور شاید کُمیل اُن کی وجہ سے زندگی میں آگے بڑھنے لگا تھا، وہ یقین کرنے لگا تھا۔

وہ تینوں کُمیل کی ہمت بن رہے تھے یہ بات تو پکی تھی کہ دنیا ادھر سے اُدھر ہو جائے گی لیکن یہ کبھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

آزمائشیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں کوئی بھی چیز ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی اور شاید خوشیاں بھی۔

www.novelsclubb.com

--------------وہ جو کوئی بھی تھی انتہائی خوبصورت تھی، سفید رنگ کہ ہاتھ لگانے سے بھی ڈر لگتا تھا۔ گھنی پلکوں میں چھپی آنکھیں اس وقت بہت اُداس تھی۔ کالے رنگ کی کامدار شرٹ اور کھلا فلیپر اُسکی سُفید رنگت پر بہت بچ رہا تھا۔

"ارے ایمن کیوں اُداس ہو رہی ہو؟ مر ور تو نہیں رہی بس دوسرے شہر ہی شفٹ ہو رہی ہو تم"۔

ایمن کی دوست انساء جو کب سے ایمن کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی بلا خر بول پڑی۔

ایمن کے والد جاوید صاحب کام کے سلسلے میں کراچی سے ایبٹ آباد شفٹ ہو رہے تھے، ایمن کی اُداسی کی وجہ یہی تھی۔

شاید دوستوں سے بچھڑنے کا احساس ہی ایسا ہوتا ہے۔

"لیکن میں تم سب کے بغیر کیسے رہوں گی؟" ایمن نے انساء کی بات کا جواب دیا

"بھئی کیا ہو گیا ہم ملتے رہیں گے یار میں تمہیں روز فون کروں گی۔" انساء نے ایمن کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

ایمن کے اُداس چہرے پہ ایک دم سے چمک آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم پکا کرو گی ناں روز فون؟" اُسنے جیسے کنفرم کرنا چاہا۔

"ہاں بھئی کروں گی، اب خوش؟" انساء نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"چلو اس بات پہ پارٹی ہو جائے انساء۔" ایمن جوش سے بولی تو انساء ہنس پڑی۔ اُن سب نے ایک get together پلان کیا تھا جس کے بعد ایمن اپنی منزل کی جانب بڑھنے والی تھی۔

ناجانے کیا کیا تھا اس سفر میں؟

بہت سی زندگیاں بدلنے والی تھیں۔

سلطان ہاوس میں اس وقت سب ناشتے کی میز پر موجود تھے۔ سلطان صاحب بار بار کچھ نہ کچھ اپنی بیٹی کی پلیٹ میں رکھ رہے تھے۔

"حریم بیٹا صحیح سے ناشتہ کرو۔" سلطان صاحب کو اپنی اکلوتی بیٹی حریم سلطان سے بے تحاشہ محبت تھی۔ وہ اُنکی آنکھ کا تارا تھی۔۔۔

"بابا فکر مت کریں ٹھیک سے ناشتہ کر رہی ہوں۔" حریم نے اپنے ازلی دھیمے لہجے اور خوبصورت آواز کے ساتھ جواب دیا۔

وہ ایسی ہی تھی بہت خوبصورت، گہری آنکھوں والی، لمبا قد اور حسین نقوش بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔

وہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھی کہ

اُسکے فون پر میسج آیا جسے پڑھتے ہی اُسکے چہرے پر خوشی کی چمک در آئی، آتی بھی کیوں نا، اُس کی عزیز جان دوست کا میسج جو آیا تھا جس کا نام اُسنے Panadol کے نام سے سیو کیا ہوا تھا، اُسی وقت فون بجنا شروع ہو گیا حریم نے مسکراہٹ کے ساتھ فون اُٹھا کر کان کے ساتھ لگایا اور دوسری طرف اُسکی پیناڈول یعنی ایمن کی زوردار چیخ سُنائی دی۔

"ایمی کیا کر رہی ہو؟ کان پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا؟"

"ارے تم ایسے کیوں بول رہی ہو میں نے تمہیں ایک خوشخبری سُنانے کے لیے فون کیا تھا اور تم نے میرا دل توڑ دیا پُشپا۔"

ایمن نے اپنے ازلی ڈرامائی انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا زیادہ ایکٹنگ نہیں بتاؤ کیا بات ہے؟" حریم نے تجسس سے پوچھا

"تمہیں تنگ کرنے میں مزہ آتا ہے کیونکہ تم اتنی دُور سے مجھے مکا نہیں مار سکتی۔" ایمن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب آپ ارشاد کریں گی کہ کیا بتانا تھا؟" حریم نے دانت پیستے ہوئے بہت تحمل سے پوچھا

"ہم ایبٹ آباد شفٹ ہو رہے ہیں۔" ایمن نے پُرجوش لہجے میں بتایا

"کیاااااا۔۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو ایمی تم ایبٹ آباد آ رہی ہو اور تم مجھے اب بتا رہی ہو؟ میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔" حریم کی خوشی کا اندازہ اُسکی آواز سے باخوبی لگایا جا سکتا تھا۔

"بس کر پگلی رُلائے گی کیا؟" ایمن نے نقلی آنسو صاف کرتی ہوئے کہا

حریم، ایمن کی اس بات پر ہنس پڑی،

"اچھا میں فون رکھتی ہوں ابھی ماما اور بابا کو بھی بتانا ہے، فی امان اللہ۔" حریم نے خوشی سے کہا۔

"اوکے حریم! فی امان اللہ۔" حریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ دونوں دوستیں ایسی ہی تھیں دور رہ کر بھی ایک دوسرے کے قریب، حریم، ایمن سے بہنوں جیسی محبت کرتی تھی۔۔۔ ایمن کے دل میں حریم کے لیے بھی ایسی ہی محبت تھی۔۔۔

ایبٹ آباد کی خوبصورت شام میں بریگیڈیر فرہاد لان میں اپنے بیٹے کے ساتھ قہوے کا مزہ لے رہے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میرے شیر کیا چل رہا ہے آج کل؟ طبیعت ٹھیک رہتی ہے؟" فرہاد صاحب نے کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

(فرہاد صاحب کے بیٹے کو بچپن سے ایستھما کا مسئلہ تھا چونکہ قہوہ ایستھما پیشنٹس کی صحت کے لیے اچھا ہوتا اس لیے یہ اُن کی روٹین میں شامل تھا)

"کچھ خاص نہیں بابا بس پڑھائی میں مصروف ہوں اور طبیعت بھی بہت بہتر ہے۔"تھکان بھری آواز میں جواب آیا تھا۔

"تم اداس کیوں لگ رہے ہو؟"فرہاد صاحب نے پریشانی سے پوچھا۔

فرہاد صاحب نے بیٹے کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"باباجان مجھے اُن کی یاد آتی ہے۔۔۔باباجان وہ کیوں چلی گئیں،وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر کیوں گئیں، اُنہیں میرے بارے میں سوچنا چاہیئے تھا۔۔۔اس سب کے باوجود میں نے ماں سے بہت محبت کی ہے بابا،ہمیشہ کی ہے۔"کتنا دُکھ تھا اُس آواز میں۔

وہ بہت اُداس لگ رہا تھا۔اُداسی اُس کے ہر لفظ سے جھلک رہی تھی۔

اپنی ماں کے اس راز نے اُسے توڑ کر رکھ دیا تھا لیکن وہ اُن سے پھر بھی بہت محبت کرتا ہے۔

بہت جلد سید کمیل حیدر کے لئے بھی ایک مسیحا آنے والا تھا،جو اُسے اُس کے اندھیروں سے بہت دُور لے جائے گا،لیکن آخر کب؟؟؟

"تمہارے بابا تمہارے لیے کچھ نہیں ہیں کمیل؟"فرہاد صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

باپ کے ایسے کہنے پر وہ تڑپ اُٹھا تھا۔۔۔۔

"بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں میرا سارا جہاں آپ سے ہے آپ کے بغیر سید کُمیل حیدر کچھ بھی نہیں ہے، خاک ہے۔" کُمیل اُن کی کُرسی کے ساتھ نیچے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تو میرے شیر اُداس مت ہوا کرو۔۔ اللہ سے بہتری کی اُمید رکھا کرو۔" فرہاد صاحب نے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔

"ویسے بھی میری چُھٹی ختم ہونے والی ہے اور پرسوں واپسی کے لئے نکلنا ہے۔" فرہاد صاحب نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

لمحوں میں سید کمیل حیدر کا چہرا تاریک ہو گیا۔۔۔ اُسکے بابا کا جانا ہمیشہ اُس کا دل خالی کر دیا کرتا تھا ،کچھ کھو جانے کا ڈر تھا، کچھ قیمتی کھو جانے کا ڈر۔

"لیکن ابھی تو آپ آئے تھے بابا" لہجے میں فکر مندی تھی۔

"بس بیٹا ضروری کام ہے ورنہ اپنے شیر کو ہر گز چھوڑ کر نا جاتا۔" فرہاد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کا شیر بڑا ہو چکا ہے آپ تسلی سے جائیں میں آپ کی واپسی کا انتظار کروں گا۔۔۔۔ کُمیل نے جلد ہی اپنے تاثرات پر قابو پا کر کہا

وہ کیا بتاتا کہ خالی گھر سے اُسے خوف آتا تھا، وہ اُنہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ڈارک براؤن آنکھیں، خوبصورت نقوش، دراز قد بے شک وہ بہت وجیہہ مرد تھا۔۔یہ ہے سید کُمیل حیدر، ہنستا مسکراتا کُمیل، بیک وقت اپنے اندر بہت سے طوفانوں سے لڑ رہا تھا، اس کا کل جہاں اس کے بابا اور اُس کے عزیز جان دوست تھے۔۔۔جن سے دُوری کا خیال اُس کے لیے سوہانِ روح تھا۔۔۔

لیکن کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جن کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی ہے چاہے ہم محسوس کرنا چاہیں یا نا۔۔۔۔وہ رشتہ سید کُمیل حیدر کے لئے اُس کی ماں کا تھا۔۔۔۔

ماضی:

پورا ابراہیم ہاؤس اس وقت روشنیوں میں نہایا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ رنگوں کا سیلاب آیا ہو۔۔۔۔

آج ابراہیم صاحب کے لاڈلے عرشام اور مرینہ کی لاڈلی ذوفشاں کا نکاح ہو رہا تھا۔

بچپن کے اس نکاح نے اُنہیں تاعمر ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا تھا، دو دوست آج ایک مضبوط ڈور سے بندھ گئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔

صیام ابراہیم اور پلوشہ اسماعیل کے بعد آج عرشام اور ذوفشاں ہمیشہ کے لیے ایک ہو گئے تھے۔۔۔۔

-------------انکل مجھے ماما پاس جانا ہے۔" بچی نے ڈرتے ہوئے کہا

ارے بیٹا! ادھر میرے پاس بیٹھو ماما پاس بعد میں چلی جانا، اُس کا ہاتھ مسلسل بچی کے جسم پر رینگ رہا تھا۔

ذوفی تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ عرش کے پوچھنے پر اُسنے رونا شروع کر دیا۔

کچھ نہیں بیٹا ابھی باہر سے آئی تھی تو ڈری ہوئی تھی میں تو بس پوچھ رہا تھا۔۔۔

عرشام جو کافی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا اب کی بار زور سے دھاڑا تھا بے شک وہ عمر میں چھوٹا تھا لیکن اُس کی دھاڑ سے ہر طرف سکوت چھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"ذوفی میں نے پوچھا تم یہاں کیسے آئی اور کیا کر رہی ہو یہاں؟" عرش نے اُس شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ والے انکل مجھے بیڈ ٹچ کر رہے تھے عرش۔" ذوفی نے روتے ہوئے اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

عرش نے ذوفی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کیا۔

سب گھر والے اکٹھے ہو چکے تھے، ذوفی نے زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا۔

عرش نے اُسے ایک جگہ بٹھا کر پانی پلایا اور کہا:

"بی! تمہیں بیڈ ٹچ اور گُڈ ٹچ کے درمیان فرق پتا ہے نا؟ جب کوئی بیڈ ٹچ کرے تو وہاں سے چلے جانا چاہیے یا کسی کو بُلا لینا چاہیے تم نے ایسا کیوں نہیں کیا بی؟"

"میں ڈر گئی تھی عرش۔" وہ آنسو آنکھوں میں بھرے بولی

"رو یامت کرو بی تمہاری آنکھوں میں آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں، تم تو میری بہادر دوست ہونا۔"

ذوفی نے اُسکی بات پر سر اثبات میں ہلا دیا

اتنی دیر میں ابراہیم صاحب نے اپنے دوست کو وہاں سے جانے کا حکم دے دیا، دائس کے بابا شاہ محمد کا بھی یہی فیصلہ تھا۔۔۔۔۔

عامر صاحب اپنے کئے پر شرمندہ تھے اس لیے کچھ کہے بنا وہاں سے چلے گئے۔۔۔

(لڑکیوں کے لیے اِس چیز کی آگہی بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی اِس بات پر سے انکار نہیں کر سکتا کہ جنسی ہراسانی ایک مستقل اور وسیع مسئلہ ہے، یہ بہت سی چیزوں کو متاثر کرتا ہے، کوئی بھی مدافعتی نہیں۔)

www.novelsclubb.com

آج:---------------

"دائس تم کل کالج بھی نہیں آئے اور میرے میسیجز کا جواب بھی نہیں دے رہے تھے؟"

عائشہ نے دائس کے آتے ہی سوالات کی بھر مار کر دی۔

دائس نے مدد طلب نگاہوں سے اپنے دوستوں کی جانب دیکھا، جنہوں نے فوراً نظریں پھر لیں جیسے وہ تینوں وہاں تھے ہی نہیں،

دائس نے دل ہی دل میں بیک وقت انہیں بہت سی گالیوں سے نوازا تھا۔

"عائشہ دراصل میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔" دائس نے نا آنے کی وجہ بیان کی

"بہانے کیوں بنا رہے ہو سیدھا سیدھا بول دو نا کہ نہ میرے سے بات کرنے کا دل کرتا ہے اور نہ باہر لے کے جانے کا۔"

وہ اپنی کہہ کر رُکی نہیں چلی گئی تھی۔

"ایسا تو ہوتا ہے پھر ایسے کاموں میں۔" عرش نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا

"دائس، عائشہ صحیح تو کہہ رہی ہے۔" ذوفی نے دائس کو مخاطب کیا

"ذوفی یار تم سب کو پتا ہے کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں، کیا اب مجھے ثابت بھی کرنا پڑے گا؟" دائس نے بیچارگی سے کہا۔

"ائے میرے گردے میں ہارٹ اٹیک آگیا ہے، میری محبوبہ میرے سامنے کسی اور سے محبت کا اظہار کر رہی ہے سوری کر رہا ہے۔" کُمیل کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا اپنی سستی ایکٹنگ دکھانا تو لازمی تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار بکو مت۔" دائس نے چڑ کر کہا

"ویسے بات صحیح ہے آدھا کالج عائشہ پر رشک کرتا ہے کہ اُسے دائس نے ایکسیپٹ کیا ہے

۔"سب نے ذوفی کی بات پر اتفاق کیا۔

"لیکن اُس کے یہ بدلتے رویے مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں،۔" دائس نے سنجید گی سے کہا۔

دائس تھا بھی ایسا کم گو،اُسکا رنگ سانولا تھا جو ہر ایک کو اپنی طرف کھینچنے کی مہارت رکھتا تھا لیکن دائس نے دل دیا بھی تو کسے دیا جسے اُسکے دل کی قدر نہیں تھی،دائس کمال کا سنگر بھی تھا آدھا کالج اُسکی آواز کا فین تھا۔

دائس عائشہ کو بہت پسند کرتا تھا۔۔اُن کی پہلی ملاقات کُمیل کے گھر پہ ہوئی تھی(عائشہ،آصف صاحب جو کہ فرہاد ہاوس کے کُک تھے،اُن کی بیٹی تھی)

www.novelsclubb.com

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔وہ دائس کی پریسہ (پریوں جیسی) تھی،دائس کو عائشہ پریوں جیسی لگتی تھی اس لیے وہ اُسے پریسہ کہتا تھا۔دونوں کی باہمی رضامندی سے اُنکی منگنی کردی گئی تھی۔۔۔

دائس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا اُسے کسی خواب کا گُمان ہو رہا تھا، اُسے اُسکی پریسہ مل گئی تھی۔ لیکن کچھ خوابوں کا ٹوٹنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

آج موسم بہت خوشگوار تھا، خالص ہوائیں دل کو سکون پہنچا رہی تھی۔

وہ چاروں ابھی گھر کے اندر داخل ہونے ہی والے تھے کہ اپنے گھر کے ساتھ بڑے بڑے ٹرک دیکھ کر رُک کے اور اُس سمت چلے گئے۔

"ارے بھئی جلدی جلدی کرو 125 کی سپیڈ پکڑو اور جلدی سے سامان پہنچاؤ اندر، اللہ اللہ ابھی اتنے کام باقی ہیں کہاں جاؤں کیا کروں ایک تو ہمسائے اتنے بے مروت ہیں بھلا آکر پوچھ ہی لیتے۔" ایمن جو اپنے دھیان میں بولی جا رہی تھی دائس کی آواز پر چونک کر مڑی

"جی ہم آگئے ہیں پوچھنے آپ کے ہمسائے۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا

دائس کے ایسے کہنے پر جہاں ایمن شرمندہ ہوئی وہاں کمیل، عرش اور ذوفی کا قہقہہ بُلند ہوا۔

لیکن ایمن کہاں زیادہ دیر اثر لینے والی تھی فٹ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اب آگئے ہو تو ہاتھ پیر بھی ہلا دو۔"

ذوفی آگے آئی اور اپنا تعارف کروایا۔

"میرا نام ذوفشاں ہے پر تم مجھے ذوفی کہہ سکتی ہو۔" ذوفشاں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے خوشدلی سے ہاتھ ملایا۔

ایمن کو ذوفی بہت اچھی لگی تھی، وہ بہت خوبصورت تھی، سفید رنگ، بادامی آنکھیں لیکن سب سے خوبصورت اُس کے بال تھے جن میں بلونڈ شیڈ تھا۔

"اور میرا نام ایمن ہے آپ مجھے جو مرضی کہہ سکتی ہیں۔" ایمن نے بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"سیاپا کوئن" دائس منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔"

ذوفی نے باقیوں کا تعارف بھی کروایا، یہ کمیل ہے، یہ دائس اور یہ عرشام عُرف عرش۔

"ایسے بولا نا کہ سیاں جی ہیں۔" کُمیل نے اپنی مسکراہٹ دُباتے ہوئے کہا۔

"اؤے زیادہ اوور نہیں ہو۔" عرش نے اُسے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا

عرشام ابراہیم دراز قد کا مالک تھا، جو چیز اُس کی وجاہت میں اضافہ کرتی تھی وہ اُس کی شہد رنگ کی آنکھیں تھیں۔

لیکن وہ کمیل ہی کہاں جو چُپ ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"اب میں تعارف کرواتا ہوں یہ میری محبوبہ ہے دائس، اور یہ میرے ماما اور بابا۔" کمیل نے عرش اور ذوفی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ایمن کو بے اختیار ان کی دوستی پر رشک آیا اور آتا بھی کیوں نہ وہ چاروں تھے ہی رشک کے قابل

۔

اب ایمن کے گھر کا منظر کچھ یوں تھا کہ وہ چاروں بڑے بڑے ڈبے اُٹھا کر اندر لا رہے تھے اور ایمن کی کہی ہوئی جگہ پر رکھ رہے تھے۔ ایمن کے والد اور والدہ سے بھی اُنکا تعارف ہو چکا تھا۔ شام کے وقت سارا گھر سیٹ کر کے اُنہوں نے اپنے گھر کی راہ لی۔

اگلے روز کالج جا کر جو خبر اُنہیں سُننے کو ملی تھی اُسنے سب کو حیران کر دیا تھا۔

دائس۔۔۔دائس کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو، وہ اس سب کے لئے پوری طرح تیار نہیں تھا۔

صبح کی روشنی کی جگہ اب ہر سو اندھیرا اپنے پردے پھیلانے کی تیاریاں کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ شفاف چہرے والی لڑکی سکارف سر پر لپیٹتے ہوئے سیڑھیاں اُتر رہی تھی۔

"بابا میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔" حریم نے کندھوں پر چادر اوڑھتے ہوئے سلطان صاحب سے مخاطب ہوئی

"بیٹا کریم چچا کو لیتی جاؤ نا ساتھ۔" سلطان صاحب نے اخبار پڑھتے ہوئے کہا۔

"باباجان بس پاس تک ہی جارہی ہوں ابھی آجاؤں گی تھوڑی دیر تک۔" حریم کچھ وقت اکیلے رہناچاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے بیٹا مگر جلدی آنا۔" سلطان صاحب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے باباTake Careمیں یوں گئی اور یوں آئی۔" وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہوئی باہر کی طرف چلی گئی۔

ایبٹ آباد کی خاموش سڑکوں پر چلتے ہوئے وہ بہت گہری سوچوں میں گُم تھی۔

کیسے جان چھڑوائے وہ اُس سے، حریم کو ویسے ہی آژمیر کی نظروں سے الجھن ہوتی تھی، ہاں وہ اُس سے دوٹوک بات کرے گی، نہیں کرنی اُسے کسی سے دوستی وُستی۔

آژمیر، حریم کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا، وہ حریم کو مسلسل میسیجز کر کے تنگ کر رہا تھا لیکن حریم نے اُس سے دوٹوک بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

چلتے چلتے وہ کب گھر سے دُور نکل آئی اُسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔ چاروں طرف اندھیرا اور درخت ہی درخت تھے، وہ کہاں تھی؟

www.novelsclubb.com

راستہ ڈھونڈنے کے لیے وہ آگے بڑھ رہی تھی، اُسے چلتے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا لیکن راستہ نہیں ملا، اُسکی گہری خوبصورت آنکھوں میں اس وقت آنسو تیر رہے تھے۔

کوئی ہے مم۔۔۔ میری مدد کرو، وہ زور زور سے آوازیں لگا رہی تھی لیکن کوئی ہوتا تو سُنتا۔

اُسکی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی مانند نکل رہے تھے۔

مم۔۔۔مجھے گھر جانا ہے ماما، بابا پاس۔۔۔۔وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔

اچانک اُسے اپنے پاس قدموں کی آواز آئی۔

"کون ہے؟" آنے والے کی آواز میں کچھ تھا جو حریم پیچھے مڑنے پر مجبور ہو گئی۔

نووارد نے جب اُسکا آنسوؤں سے لدا چہرہ دیکھا تو دو قدم آگے آیا۔

"مجھے ممی بابا پاس جانا ہے، مجھے اُن کے پاس لے چلو۔" وہ جلدی سے بولی

وہ اُسکی آواز پر ٹھہر سا گیا، کتنی نرم اور خوبصورت آواز تھی، اُس نے کبھی کسی لڑکی پر دھیان نہیں دیا تھا لیکن کچھ تھا جو اُسے اُس لڑکی کی طرف کھینچ رہا تھا۔

چلو میں لے چلتا ہوں، نام کیا ہے تمہارا؟ نووارد نے آگے چلتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام حر۔۔ حریم سلطان ہے۔" وہ گھبرانے والوں میں سے نہیں تھی لیکن آج تنہا اُس جگہ پر اُسکا دل ڈر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حریم سلطان۔۔۔۔اُسنے زیرِ لب دھرایا

"اپنے گھر کا اڈریس بتاؤ۔" وہی بھاری اور رعب دار آواز حریم کے کانوں سے ٹکرائی۔

حریم نے جلدی جلدی اپنے گھر کا اڈریس بتایا۔

کچھ دیر بعد وہ اُس کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔

"بہت شکریہ آپ کا۔" حریم نے اپنے مُحسن کا شکریہ ادا کرنا لازمی سمجھا
حریم کی آواز اُسے محو کر دیتی تھی، وہ اُسکی آواز میں کہیں کھو سا جاتا تھا، وہ خود اس بات پر حیران تھا۔

"آئندہ جب گھر سے نکلو تو زیادہ دُور مت جانا، آج بھی تم جہاں تھی وہاں بہت خطرہ تھا، میں ہر روز وہاں سے نہیں گزرتا۔" اُس نے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جج۔۔جی، بس وہ اتنا ہی کہہ سکی۔۔ حریم مزید اُس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی، نظریں جُھکا گئی اور گھر کی جانب چل دی۔۔

سید کُمیل حیدر کی نظروں نے آخر تک اُسکا پیچھا کیا تھا۔

گہری، جھیل سی آنکھیں۔

فرہاد ولا کے باہر ایک گاڑی کھڑی تھی، کُمیل نے اندھیرے میں بھی اُس گاڑی کو پہچان لیا تھا۔
گھر داخل ہوتے ہی کُمیل کا چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا، وہ بھاگتے ہوئے فرہاد صاحب کے کمرے گیا اُس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا اُسکے بابا آگئے تھے، ہاں وہ آگئے تھے، وہ اپنے کمرے میں موجود تھے۔

فرہاد صاحب جب بھی جاتے تھے تو کُمیل کے دل میں انجانہ سا خوف بیٹھ جاتا تھا، جو اُن کے آتے ہی غائب ہو جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابااااا،" وہ چیختے ہوئے بیڈ پر چھلانگ مار کر ان کے ساتھ لیٹ گیا۔

لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔

"اچھا اب سونے کی ایکٹنگ نا کریں۔" کُمیل نے فرہاد صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا،

اُسکی بات پر فرہاد صاحب ہنس پڑے، وہ ایسا ہی تھا باپ کو دیکھ کر بچہ بن جاتا تھا۔

"کیسے ہو میرے شیر، کہاں تھے اتنی دیر تک۔" فرہاد صاحب نے کُمیل کا ماتھا چومتے ہوئے کہا

۔

میں فٹ بابا، میں کہیں نہیں یہیں تھا۔ حریم کی بات وہ گھما گیا تھا

آپ نے آنے کا بتایا ہی نہیں بابا۔

"اگر بتا دیتا تو تمہارا یہ بندروں والا کرتب کیسے دیکھتا۔" فرہاد صاحب نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

انکی بات پر کُمیل ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

"چلو شاباش اُٹھو رات بہت ہو گئی ہے جا کر سو جاؤ۔" فرہاد صاحب اُسکا جواب جانتے تھے لیکن پھر بھی اُسے کہا شاید ہمیشہ کی طرح آج بھی وہی جواب سُننا چاہتے تھے جو کُمیل بچپن میں دیا کرتا تھا۔

"نوپ، میں تو یہاں ہی سوؤں گا۔" کُمیل نے وہی جواب دیا

"میں سب کو بتاؤں گا کہ تم اتنے بڑے ہو کر بھی باپ کے ساتھ سوتے ہو۔"اُنہوں نے بھی وہی جواب دیا جو وہ ہمیشہ دیا کرتے تھے۔

"بابا! جب آپ گھر پر نہیں ہوتے تو مجھے سب ویران لگتا ہے، شہرِ خاموشاں کی خاموشی سے بھی زیادہ خوفناک لگتا ہے سب

سید کُمیل حیدر کو اپنے بابا کی آغوش میں سکون ملتا ہے۔" لہجے میں ڈر تھا۔

"اچھا سو جاؤ یہاں، زیادہ ایموشنل بلیک میل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"فرہاد صاحب نے آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو نا محسوس انداز میں صاف کیا اور کہا۔۔

ان دونوں باپ، بیٹے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں تھا، کوئی بھی نہیں۔۔ لیکن آخر کب تک خوشیاں رہتی ہیں، خوشیاں اپنے ساتھ غم بھی لاتی ہیں اور سید کُمیل حیدر کا مستقبل اُس کے لیے بہت سے غم لا رہا تھا اور ہر گھڑی وہ اُن کے قریب جا رہا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

اگلے روز کالج جا کر جو خبر اُنہیں سُننے کو ملی تھی اُسنے سب کو حیران کر دیا تھا۔

"دائس مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"عائشہ نے آتے ہی اُس سے کہا

ہاں بولو پریسہ۔۔۔ کتنی محبت تھی اُسکے لہجے میں

"میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں میں مزید تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔" عائشہ نے بلآخر اپنے بدلتے رویوں کی وجہ بتا ہی دی۔

دائس۔۔۔دائس کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو یا وہ یقین کرنا ہی نہیں چاہتا تھا، اُس کے اندر کہیں کچھ ٹوٹا تھا۔

وہ اس سب کے لئے اتنی جلدی تیار نہیں تھا، اُس نے عائشہ کو سمجھانے کا سوچا تھا لیکن یہاں سمجھانے سے بات آگے نکل چکی تھی۔

"تم نے بات ہی ختم کر دی ہے عائشہ، میں تمہیں نہیں روکوں گا، تم آزاد ہو۔" اُس نے خود کو سنبھال کر جواب دیا اور نم آنکھیں لیے وہاں سے چلا گیا، خواب تو پھر ٹوٹنے کے لیے ہی ہوتے ہیں۔

اُس دن کے بعد دائس اور عائشہ سامنا نہیں ہوا، اپنے سامنے عائشہ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا دائس کے لئے بہت مشکل تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن وہ ہر روز عائشہ کی نظریں خود پر محسوس کرتا تھا، شاید یہ پچھتاوا تھا۔

اُسنے عائشہ کو اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا تا فوراً ذوفی سے بُلند آواز سے مخاطب ہوا۔

"عائشہ سے کہہ دو کہ اُسکی نظروں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" عائشہ وہیں منجمد ہو گئی

،"میں اب وہ دائس نہیں رہا جسے عائشہ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی فکر ہوتی تھی، مجھے اب فرق نہیں پڑتا اور شادی مُبارک۔"

دائس یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا، عائشہ حیرت کے سُمندر میں غوطہ زن تھی اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ دائس نے اُسے یہ سب باتیں کہی ہیں۔

دائس نے کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا۔ وہ ٹوٹا ضرور تھا لیکن اُسنے خود کو جوڑنا بھی شروع کر دیا تھا۔

لیکن زخم بڑھنے میں وقت تو لگتا ہے نا، بہت جلد دائس کی زندگی میں کوئی آنے والا تھا جس نے اُسکی رُوح کے ہر زخم کہ مندمل کرنا تھا۔

شام بہت بوجھل اور اُداس تھی بلکل سید کُمیل حیدر کی طرح۔

www.novelsclubb.com

"بابا مت جائیں ابھی، عید بھی آنے والی ہے اُس کے بعد چلے جایئے گا۔" کمیل نے اپنے بابا سے کہا جو جانے کو بلکل تیار کھڑے تھے

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ یہی کہہ رہا تھا۔

"کمیل عید میں تمہارے ساتھ ہی کروں گا کیا کبھی تمہارے بغیر عید منائی ہے میں نے جواب ایسے کروں گا۔

بہت جلد واپس آوں گا، یار پریشان تو مت ہو۔" فرہاد صاحب نے کُمیل کو گلے لگاتے ہوئے کہا

۔

بابا میں آپ کا انتظار کروں گا۔

انشاءاللہ جلد واپس آؤں گا۔

فی امان اللہ بابا جان۔

اُسے صحیح محسوس نہیں ہو رہا تھا اُس کا دل بے چین تھا، اُسنے بہت بوجھل دل کے ساتھ فرہاد صاحب کو رُخصت کیا۔

وقت کو آخر کیا منظور تھا؟

زندگی آزمائشوں کا سُمندر رہے، لیکن سید کُمیل حیدر کے حصے میں اب کونسی نئی آزمائش آنی تھی؟

www.novelsclubb.com

قسط نمبر2

ایبٹ آباد کی سرد شام میں اندھیرا اپنے سائے ہر سُو پھیلانے کی کوشش میں تھا، ایسے میں وہ تینوں نفوس خوش گپیوں میں مصروف گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں۔

"لیں آگئے ہیں آپ کے لاڈلے۔" ذوفشاں نے مرینہ بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

کُمیل، دائس اور عرش کو گھر کے اندر آتا دیکھ کر اُن کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اُن تینوں نے باری باری سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں آج بہت خوش ہوں بہت بہت مبارک ہو پی۔ایم۔اے میں سلیکشن کی بیٹا۔اللہ تم لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرے آمین۔"

آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے آنی،دائس اور عرش نے مبارکباد وصول کرتے ہوئے کہا، کُمیل اگر تم بھی دلچسپی ظاہر کرتے تو ان دونوں سے پہلے وہ تمہیں سلیکٹ کرتے۔

"ارے شیریں گلؔ(کُمیل نے جب سے ہوش سنبھلا تھا تب سے ماں کی جگہ مرینہ بیگم کو ہی دیکھا تھا وہ اُنہیں پیار سے شیریں گلؔ کہتا تھا) آپ کو پتا تو ہے کہ میں صرف بابا کے کہنے پر گیا تھا وہاں، مجھے نہیں جانا پی۔ایم۔اے اور ویسے بھی مجھے اور بی کو لاء میں ایڈمیشن لینا ہے، کیوں بی؟"

"ہاں نا! ہم دونوں کو مسیٹس یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے رہے ہیں ذوفشاں نے بھی کُمیل کی ہاں میں ہاں ملائی۔"

www.novelsclubb.com

ابراہیم ہاوس کے باقی مکین بھی لاؤنج میں جمع ہو چکے تھے۔

"عرشام میں نے تمہیں بہت مِس کیا،"ہشام نے عرش کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

"چاچو کہتے ہیں ہاشی۔" صیام ابراہیم نے اپنے 8 سالہ بیٹے کو ٹوکا۔

ہشام کی بچپن سے عادت تھی کہ وہ عرش اور ذوفشاں کو اُن کے ناموں سے بُلاتا تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا لالہ کہنے دیں،" عرش نے ہاشی کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

"عرشام ایک بات پوچھوں،" ہاشی نے عرش سے پوچھا۔

"ہاں پوچھو ہاشی،" عرش نے اُس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا

"تم اپنی بیٹی کا کیا نام رکھو گے؟" ہاشی نے گہری سنجیدگی سے سوال پوچھا تھا۔

ہاشی کے سوال پر جہاں عرش شرمندہ ہوا تھا وہاں سب گھر والوں کے چہرے پر دبی ہنسی آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ ہاشی میرے لئے پانی لاؤ۔" عرش نے اُسے بازو سے اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"اب بات مت گھُماو عرشام مجھے بتاو نا۔" ہشام نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں دے دوں گا تم رکھ لینا نام۔" عرش نے موضوع سے جان چھُڑاتے ہوئے کہا

لیکن مُقابل بھی ہشام تھا۔

"اوو اچھا اچھا جیسے ہم نے تمہیں ذوفی دی ہے۔" ہاشی نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

عرش نے باقاعدہ اُس کے مُنھ پر ہاتھ رکھ دیا اور اُٹھاتا ہوا اندر ذوفشاں کے کمرے میں لے گیا اور ذوفی کے بیڈ پر لا کر پٹخ دیا۔

"بی اس کی زبان بند کروا لو پلیز۔" عرش کہہ کر باہر چلا گیا

"ہاشی یہ کیا باتیں کرتے ہو مجھے اندر سب سُنائی دے رہا تھا۔" ذوفشاں تھوڑا برہم ہو کر بولی

"ذوفی ایک بات پوچھوں؟" گویا اُس پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوا تھا۔

"ہاں پوچھو۔" ذوفی نے دانت پیستے ہوئے کہا

"تم اپنی بیٹی مجھے دے دو گی نا؟" کیا معصومیت سے سوال کیا تھا ہشام نے،

ذوفی کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں بیٹی دینے سے بہتر ہے کہ میں بیٹی پیدا ہی نہ کروں اب خدارا چُپ ہو جاؤ اور سو جاؤ۔"ذوفشاں نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بیٹی میں ہی لوں گا تم دیکھ لینا۔"ہشام مُنھ بسورتا سونے کے لئے لیٹ گیا۔

وہ بہت خوش لگ رہی تھی، بھورے رنگ کے لونگ کوٹ اور بھورے رنگ کے جوتے پہنے وہ اپنے حسین سفر کی طرف رواں دواں تھی،وہ اُس سے ملنے جا رہی تھی،ہاں اتنے وقت کے بعد آخر اُسکی خواہش پوری ہو رہی تھی۔اُسنے دروازے پر پہنچ کر چشمہ آنکھوں سے ہٹایا،ایک لمبی سانس لی اور آنکھوں میں نمی اور چہرے پر مسکراہٹ لئے اُسنے دروازہ کھٹکھٹایا۔

www.novelsclubb.com

پورے بیڈ پر کتابیں بکھری ہوئی تھیں، لیپ ٹاپ کی روشنی میں اُسکا چہرہ مزید روشن ہو رہا تھا، پیشانی پر لکیریں واضح تھیں،وہ اپنی یونیورسٹی کا کام کرنے میں محو تھی کہ دروازے پر دستک کی

آواز سُن کر وہ دروازہ کھولنے گئی اور دروازہ کھولتے ہی وہاں موجود وجود کو دیکھ کر اُسکی چیخ بنتی تھی

"ایمییییی۔" حریم نے ایمن کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"سرپرائز سرپرائز۔" ایمن نے مسکراتے ہوئے کہا

حریم اور ایمن کی دوستی آن لائن ہوئی تھی بلاآخر اُن کے درمیان موجود فاصلے ختم ہو گئے تھی، اب ایک دوسرے کو اپنے سامنے دیکھ کر دونوں کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

"باہر کھڑا کرنے کے لئے اتنا پیار دِکھا رہی تھی کیا؟" ایمن نے آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"ارے اندر آؤ خوشی میں، میں بھول گئی تھی،" حریم نے آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا، چلو آو اندر چلیں وہ ایمن کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی

سلطان صاحب اور اُنزیلا لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے، چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"السلام علیکم !"ایمن نے دونوں نے سلام کیا۔

وہ دونوں سوالیہ نظروں سے ایمن کو دیکھ رہے تھے۔

"ممی بابا یہ میری پیناڈول ہے مطلب میری دوست ایمن ہے کچھ دِن پہلے ہی ایبٹ آباد شفٹ ہوئی ہے۔"حریم نے مسکراتے ہوئے ایمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے بیٹا آؤ بیٹھو۔سارا دن حریم تمہاری باتیں ہی کرتی ہے۔"اُنزیلا بیگم نے ایمن کو پیار کرتے ہوئے کہا

"میں بھی آپ لوگوں کو تعارف کرواتی ہوں،یہ ہے حریم سلطان میری لائف لائن،پائپ لائن اور گیس لائن۔"

ایمن کے ایسے تعارف پر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔۔

سلطان صاحب نے دل ہی دل میں دونوں کی نظر اُتاری تھی اور ہمیشہ ساتھ رہنے کی دُعا کی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج کا سارا دن وہ دونوں ساتھ گزارنے والی تھیں۔

ابراہیم ہاوس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے یہاں کوئی جنگ لڑی گئی ہو لیکن نہیں یہ رمضان کی تیاریاں تھیں جو مرینہ بیگم ہر سال کیا کرتی ہیں۔

سارا سامان لاؤنج میں بکھرا پڑا تھا۔

"ارے شیریں گل اپنے نئی ماسی رکھ لی اور بتایا بھی نہیں۔" کُمیل ابراہیم ہاوس میں داخل ہوتے ہوئے ذوفشاں پر چوٹ کرتا ہوا بولا جو کہ پردے دھو رہی تھی۔

ذوفشاں نے اُسے خونخوار گھوری سے نوازا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"چچ چچ بھئی ماسی میں تو بہت ایٹیٹیوڈ ہے، تنخواہ کاٹنی پڑے گی بھئی۔" کُمیل بھی کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھا۔

ذوفیشاں نے فلائینگ چپل کُمیل کی طرف پھینکی جو کُمیل نے بڑی مہارت سے کیچ کر لی اور اپنی جان بچا کر اندر عرش کے کمرے میں بھاگ گیا۔

رات کے اس پہر جب سب لوگ نیند میں ڈوبے ہوتے ہیں، وہ اپنے کمرے میں لیٹا گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا، وہ ایسا ہی تھا، جب بھی گھر اکیلا ہاتا تھا راتیں جاگ کر ہی گزارتا تھا۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا کہ جب اُس کے فون کی گھنٹی بجی، فون پر آتا نام دیکھ کر اُسے اپنی روح میں سکون اُترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"السلام علیکم بابا جان! کیسے ہیں آپ؟ کب آرہے ہیں؟" کُمیل نے فون اُٹھاتے ہی سوالوں کی بوچھار کر دی۔

"ارے کُمیل بریک لگاؤ کیا ہو گیا ہے، میں بلکل ٹھیک ہوں۔" فرہاد صاحب نے ہنستے ہوئے کہا

۔

www.novelsclubb.com

"کب آ رہے ہیں آپ؟" اُسنے بے چینی سے پھر سے وہی سوال پوچھا"

"یار کام بہت ہے عید کے بعد آؤں گا۔" فرہاد صاحب نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا

"بابا آپ نے تو کہا تھا کہ عید ساتھ کریں گے۔" دوسری طرف اُنہیں کُمیل کی مایوسی بھری آواز سُنائی دی۔

"رو کیوں رہے ہو، مزاق کر رہا تھا آ رہا ہوں اور وہ بھی کل شام میں۔۔" فرہاد صاحب نے اُسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کہا

"سچی بابا؟ میں آپ کا انتظار کروں گا بس جلدی جلدی آ جائیں آپ۔" کُمیل کے لہجے میں خوشی ہی خوشی تھی۔

"ٹھیک ہے بیٹے کل ملاقات ہو گی۔ مجھے ابھی کام ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"

"اوکے بابا! خدا حافظ، جلد آیئے گا"

رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔

کُمیل کی خوشی دید کے قابل تھی۔ لیکن خوشیاں۔۔ خوشیاں اپنے ساتھ غم بھی لاتی ہیں اور پھر جن کے امتحانات زیادہ ہوں اُن کے درجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

سورج ہر طرف اپنی گرمی برسا رہا تھا اور ایبٹ آباد جیسے سرد علاقے میں ایسا کم ہی دیکھنے کو ملتا تھا ۔

"دائس ذرا انکل جاوید کی طرف جانا آنٹی کو کوئی کام ہے۔" عرش نے مصروف انداز میں دائس کو حکم دیا

دائس کو چارو ناچار جانا پڑا۔

www.novelsclubb.com

جاوید صاحب کے گھر داخل ہوتے ہی اُسے سامنے ہی ایمن دِکھ گئی تھی، اُس کے ہاتھوں میں ایک فریم اور ہتھوڑا تھا اور کچھ کیل زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ اس وقت ہلکے گلابی رنگ کے کھلی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔

"سیاپا کوئن اور اُس کے سیاپے ہونہہ۔"مُنھ میں بڑبڑاتا وہ آگے بڑھا اور گلا کھنکھارتے ہوئے بولا،

"آہم آہم عرش کہہ رہا تھا کہ کوئی کام ہے۔"

"ہاں یہ کچھ فریمز ہیں بس یہی لگانے تھے۔"ایمن نے فریمز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ہمم ہٹو، میں لگا دیتا ہوں۔"دائس نے اُسکے ہاتھ سے ہتھوڑا لیا وہ کیل ٹھونکنے کے ساتھ ساتھ گُنگُنا بھی رہا تھا۔

ایمن زیادہ دیر چُپ تو رہ نہیں سکتی تھی اُسکی زبان میں کُھجلی ہو رہی تھی بلآخر بول پڑی۔

"کتنی بے سُری آواز ہے یار۔"ایمن نے خاصی اُونچی آواز میں کہا مقصد دائس کو سُنانا تھا۔

"مجھے سب سُنائی دے رہا ہے مس ایمن۔"دائس بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

"تو آپ کو سُنانے کے لئے ہی بولا ہے کہ شاید شرمندہ ہو کر ہی چُپ ہو جاؤ۔"ایمن نے دائس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لڑکیاں مرتی ہیں میری آواز پر۔" وہ آخری فریم لگا کر اُس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولا

"ہاں اُن کا مرنا ہی بنتا ہے ایسی آواز سُن کر۔" ایمن نے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے کہا

"اپنے قد کے مطابق باتیں کیا کرو مس ایمن عُرف سیاپا کوئن۔" دائس مسکراہٹ دُبا کر کہتا ہوا جانے کے لئے مڑا۔

ایمن کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا کیسے وہ اُسکے چھوٹے قد پر چوٹ کر گیا تھا ہاں اُس کا قد صرف دائس کے مقابلے میں چھوٹا تھا اور اوپر سے سیاپا کوئن۔

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گی غریبوں کے عاطف اسلم ہونہہ۔" ایمن خاصی اونچی آواز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں دیکھ لینا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔" دائس اُسے مزید تپاتا وہاں سے چلا گیا۔

ایمن پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

موسم آج اُداس معلوم ہو رہا تھا، جیسے آنے والے وقت کے بارے میں آگاہ کر رہا ہو، تیز بے چین ہوائیں کچھ اچھا پیغام نہیں دے رہی تھیں۔

"السلام علیکم سر! سر باہر گاڑی تیار ہے۔" ایک آفیسر نے آکر بر گیڈ ئیر فرہاد کو اطلاع دی

"ہاں بس میں نکل ہی رہا تھا جانے سے پہلے ایک راؤنڈ لے کر جاتا ہوں۔" فرہاد صاحب نے ٹوپی سر پر سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر!" آفیسر سیلوٹ کرتا چلا گیا۔

ابھی گراؤنڈ کا آدھا راؤنڈ مکمل ہوا تھا، سب سپاہی ٹریننگ کرنے میں مصروف تھے، فضا میں گولیوں کی آواز گونج رہی تھی، کچھ دیر بعد ایک اور فائر ہوا لیکن فائر کی آواز کے ساتھ ایک انسانی چیخ بھی بُلند ہوئی۔

راؤنڈ کے دوران ٹریننگ کی ایک گولی اُنکا سینا چیرتی ہوئی نکل گئی، ایک ذرا سی غلطی سے اُنکی جان چلی گئی۔ جب قسمت پلٹا کھاتی ہے تو ایک دم سے سب بدل جاتا ہے۔

جیسے اب سید کُمیل حیدر کی زندگی بدلنے والی تھی۔

ابراہیم ہاوس میں اس وقت سناٹا تھا، شہرِ خاموشاں جیسی خاموشی، سب کے لیے یہ ناقابلِ یقین تھا۔ سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ کچھ دیر پہلے ہی اُن کو فرہاد صاحب کی شہادت کے بارے میں پتا چلا تھا۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کوئی کُمیل کو بتا دے۔

مرینہ بیگم نے کُمیل کو بتانے سے منع کیا تھا کچھ دیر میں عرش، دائس اور ذوفشاں کا بھائی میجر پہلاج جسدِ خاکی لانے والے تھے، اُنہوں نے ذوفشاں سے کہا تھا کہ بس کُمیل سے کہو کہ آج افطاری ہمارے ساتھ کرے۔

ذوفشاں نے خود کو کمپوز کر کے کُمیل کو فون کیا، جو اُسنے دوسری بیل پر ہی اُٹھا لیا تھا۔

"کُمیل کدھر ہو؟ ماما کہہ رہی ہیں کہ آج افطاری یہاں آکر کرنا۔" دو آنسو ذوفشاں کی آنکھ سے نکل کر گال پر پھسل گئے۔

"کیوں کام چور ذوفشاں نے اپنے ہاتھوں سے میرے لئے پکوڑے بنائیں ہیں؟" کُمیل نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بس تم آجاؤ۔" ذوفشاں نے ڈھیروں آنسو اپنے اندر اُتارتے ہوئے کہا۔

"فلحال میں بہت تھکا ہوا ہوں، سونا چاہتا ہوں، افطار سے 10 منٹ پہلے آؤنگا۔"

ذوفشاں سے مزید بولا نہیں گیا اور اُسنے فون بند کر دیا۔

کچھ دیر بعد ہی کُمیل داخلی دروازے سے آتا دِکھائی دیا، وہ تھوڑا اُلجھا اُلجھا دِکھائی دیتا تھا۔

"یار گھبراہٹ سی ہو رہی تھی، نیند ہی نہیں آئی، اسی لئے ابھی ہی آ گیا۔" کُمیل نے چہرے پر ڈھکے کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

سب کے ستے ہوئے چہرے دیکھ کر اسے کچھ ہونے کا احساس ہوا لیکن کچھ نہیں بولا۔

سب لوگ افطاری کرنے کے لئے بیٹھ چکے تھے لیکن کسی کے حلق سے پانی بھی نہیں گزر رہا تھا۔

کُمیل کا دل ڈوب رہا تھا۔

"کُمیل بیٹا کچھ کھالو۔" مرینہ بیگم نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا،

لیکن اُسنے پلیٹ پرے دھکیل دی۔

"نہیں کھانا مجھے کچھ بھی، کیا ہوا ہے آپ سب ایسے بی ہیو کیوں کر رہے ہیں؟"

"بابا بھی آنے والے تھے نا۔۔اب تک کیوں نہیں آئے وہ؟ کچھ ہوا ہے تو آپ سب بتا سکتے ہیں مجھے میں سٹرونگ ہوں، ہینڈل کرلوں گا۔ لیکن اب اگر آپ سب مزید چُپ رہے تو میرا دل پھٹ جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

یہ الفاظ کُمیل کے مُنھ سے کیسے ادا ہوئے تھے یہ بس وہی جانتا ہے، وہ دل ہی دل میں کچھ نہ ہونے کی دُعائیں کر رہا تھا۔

ابراہیم صاحب نے اُسے فرہاد صاحب کی شہادت کے بارے میں بتایا۔

اُسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے آس پاس کی کوئی آواز اُسے سُنائی نہیں دے رہی تھی۔ کیا وقت کسی پر اتنا ظالم ہو سکتا ہے؟ ارد گرد کے تمام نفوس کو اُس کے زندہ ہونے پر بھی شک ہو رہا تھا۔ وہ ساکت تھا بلکل ساکت جیسے آنکھوں کے سارے آنسو خشک ہو چکے ہوں جیسے کثرتِ گریا نے اُسکے آنسو خشک کر دیے ہوں۔ کیوں ہر دفعہ وہی کیوں؟

"کائم کچھ بولو تم تو میرے بہادر دوست ہو نا۔" ذوفشاں نے اُسکے کندھے کو ہلاتے ہوئے کہا

"نہیں یہ ممکن نہیں بی وہ تو آنے والے تھے نا، ایسا نہیں ہو سکتا بابا مجھے چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتے بی، میرے پاس اُن کے علاوہ کوئی جینے کی وجہ نہیں ہے۔"

سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

موت کا کارواں کبھی رُکتا نہیں ہے، یکے بعد دیگرے لوگ اس کارواں سے جا ملتے ہیں۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ☆(سورۃ البقرہ، آیت نمبر 153)

کچھ دیر بعد دائس اور عرش اُنکا جسدِ خاکی لا چکے تھے، کُمیل اب بلکل چُپ تھا، سب چاہتے تھے وہ بولے، روئے مگر وہ خاموش تھا بلکل ساکت۔

رات ڈھائی بجے وہ تدفین کر کے آئے تھے۔ اپنے ہاتھوں سے اپنی کل کائنات اپنے بابا کو قبر میں اُتارتے ہوئے اُسے احساس ہوا کہ وہ اُن سے بہت دُور جا چکے ہیں، چاہے اب وہ کچھ بھی کر لے وہ واپس نہیں آسکتے تھے۔

کیا وہ رہ پائے گا اُن کے بغیر؟ دل نے جواب دیا نہیں۔۔۔

اس وقت کمرے میں چار نفوس موجود تھے عرش، دائس، کُمیل اور ذوفشاں۔ کمرے میں گہری خاموشی تھی، کُمیل کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی آواز وہاں موجود تینوں نفوس باخوبی سُن سکتے تھے۔ یہ خاموشی ہی تو قیامت تھی، اُن تینوں کے دل اپنے عزیز دوست کو دیکھ کر کٹ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اِس سے پہلے عرش کچھ بولتا کُمیل کی اگلی حرکت نے اُسے ساکت کر دیا، وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ عرش ساکت تھا، جیسے ساری دنیا تھم گئی تھی، اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو وہ اپنے عزیز جان دوست کی سسکیاں تھیں، اُسکی ہچکیاں تھی۔

دائس، عرشام اور ذوفشاں جو کُمیل کے سامنے نہ رونے کا عہد کیے ہوئے تھے، اُن کی آنکھوں سے بھی زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے۔ ذوفشاں باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"میں آج یتیم ہو گیا عرش۔" ہچکیوں کے درمیان کُمیل بامشکل بولا، اُس کے ایسے کہنے پر تینوں کی دل کی دنیا تہس نہس ہو گئی تھی۔ کُمیل کو ایسے دیکھنا اُنہیں اندر ہی اندر مار رہا تھا۔

----

www.novelsclubb.com

یہ فرہاد صاحب کی شہادت کے تیسرے روز کی بات ہے رات کے اندھیرے میں ایک بڑی کالے رنگ کی گاڑی ابراہیم ہاوس کے باہر آ کر رُکی۔ اُس گاڑی میں سے ایک عورت بڑی شان سے باہر نکلی سفید رنگ، اُنگلی میں موجود ہیرے کی انگوٹھی دُور سے چمک رہی تھی، وہ جو کوئی

بھی تھی بہت حسین تھی، اُس کے ہمراہ دو چھوٹے بچے بھی تھے۔ یہ کونسا نیا امتحان تھا؟ آخر وہ عورت کون تھی؟

ماضی:

یہ کوئی گھر نہیں بلکہ کوئی محل معلوم ہو رہا تھا، جس کو مکمل طور پر سفید رنگ سے ڈھکا ہوا تھا لیکن یہ محل اندر سے کتنا ویران اور اُجڑا ہوا تھا کسی کو کیا معلوم۔

"میں تمہارے ساتھ مزید نہیں رہ سکتی، مجھے بس طلاق چاہیئے،" وہ نسوانی آواز زیادہ اُونچی نہیں تھی لیکن وہ الفاظ، اُن الفاظ سے فرہاد صاحب کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، اُن کی آنکھیں نم تھیں۔

www.novelsclubb.com

"عابدہ کچھ تو خیال کرو، ابھی ہماری شادی کو دیر ہی کتنی ہوئی ہے۔" فرہاد صاحب اپنی زوجہ کو سمجھاتے ہوئے بولے

(یہ فرہاد صاحب اور عابدہ کی شادی کے کچھ ماہ بعد کی بات ہے جب وہ دونوں کسی عزیز کی شادی پر گئے تھے۔ وہاں اُن کی ملاقات نامی گرامی بزنس مین آیاز صاحب سے ہوئی تھی، جو پہلی نظر میں عابدہ کو اپنا دل دے بیٹھے تھے۔ لیکن عورت کو چاہیئے ہی کیا ہوتا ہے توجہ؟ ہاں صرف توجہ

۔

آیاز ہی فرہاد صاحب اور عابدہ کی طلاق کی وجہ بنا تھا۔)

"عابدہ میرا نہیں کم از کم ہماری آنے والی اولاد کا تو خیال کرو، یہ ظلم مت کرو اُس کے ساتھ، اُسے بروکن فیملی کے ٹروما سے مت گزارو۔" فرہاد صاحب نے اپنی بیوی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میرا فیصلہ اٹل ہے فرہاد، تم طلاق نہیں دینا چاہتے تو ٹھیک ہے میں خلع لے لونگی۔" وہ سفاکی سے کہتے ہوئے باہر چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

فرہاد صاحب تو بس ساکت اپنی بیوی کو دیکھ رہے تھے جس سے اُنہوں نے بہت محبت کی تھی۔

لیکن جانے والوں کو کوئی نہیں روک سکتا، فرہاد صاحب بھی نہیں روک سکے، اور عابدہ کو جانے دیا۔

کُمیل کی پیدائش کے بعد دونوں کی طلاق ہوگئی۔ فرہاد صاحب کا دل زخمی تھا لیکن وقت ہر زخم پر مرہم ثابت ہوتا ہے۔

کُمیل چھ ماہ کا تھا جب عابدہ اُسے فرہاد صاحب کے پاس چھوڑ گئیں اُنکا کہنا تھا کہ آیاز کسی اور کا خون نہیں سنبھال سکتا۔

عابدہ کے الفاظ نے فرہاد کے دل کو کچل دیا تھا لیکن اب مرہم اُن کے پاس تھا، اُن کا بیٹا کُمیل فرہاد۔

کچھ دنوں بعد ہی فرہاد صاحب کی پوسٹنگ ایبٹ آباد ہو چکی تھی، اُنکا گھر ابراہیم ہاوس کے سامنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب ڈاکٹرز نے فرہاد صاحب کو کُمیل کے ایستھما کے بارے میں بتایا تو اُنہیں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اُنکے بیٹے کو ابھی مزید اور کن امتحانوں سے گزرنا تھا؟

ابراہیم صاحب کے کہنے پر وہ کُمیل کو مرینہ بیگم کے پاس لے گئے، مرینہ بیگم کو اس بچے پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ اُنہیں اپنے بچے سے بھی زیادہ عزیز ہو گیا تھا

مرینہ نے بچپن میں کُمیل کو فیڈ کروایا تھا، ذوفشاں اور کُمیل رضائی بہن بھائی تھے۔ مرینہ کی کُمیل میں جان بستی تھی اور کُمیل بھی اُن سے گہری دلی وابستگی رکھتا تھا۔اسی بنا پر وہ اُنہیں شیریں گل کہتا تھا۔

کُمیل زیادہ تر وقت اُن کے ساتھ گزارتا تھا، لیکن اُس نے ہمیشہ اپنی ماں کی کمی محسوس کی تھی وہ اُن سے محبت کرتا تھا لیکن کچھ خواہشیں اور کچھ خواب ادھورے ہی رہتے ہیں، اُنکا ادھورا رہنا ہی مقصود ہوتا ہے۔

کُمیل، دائس، عرش اور ذوفشاں میں بہت گہری دوستی ہو چکی تھی، کُمیل اُن کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی زندگی کے اندھیروں کو بھولنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن زندگی کے سفر میں آنے والا اندھیرا کسی غار کا اندھیرا نہیں بلکہ سورنگ کا ہوتا ہے جس کے آخری سرے پر ہمیشہ روشنی ہوتی ہے۔

حال:

وہ بڑی شان سے ابراہیم ہاوس میں داخل ہوئیں، چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ۔ابراہیم ہاوس کے مکین اُنہیں یہاں دیکھنے کی توقع نہیں کر سکتے تھے۔

رات کی خنکی، سرد ہوائیں،اوراندھیر وہ درخت اس اندھیرے میں اور بھی ڈراؤنے معلوم ہوتے تھے، مکمل خاموشی کا راج تھا ایسے میں کہیں سے ایک آواز آرہی تھی،ہاں کسی کی ہچکیوں کی آواز۔

"کہاں ہو کائم جلدی گھر آؤ، عابدہ آنی تم سے ملنے آئی ہیں۔" فون سے اُبھرے والی آواز ذوفشاں کی تھی۔

وہ اس وقت فرہاد صاحب کی قبر پر تھا،اُس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور جلدی آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔

"بابا! اب کیوں آئی ہیں وہ؟ اب مجھے ضرورت نہیں رہی اُن کی، میری زندگی میں موجود ہر اندھیرے کی وجہ وہ ہیں۔ آج بھی اندر کہیں مجھے اپنی ماں سے محبت ہے کاش وہ نہ جاتیں، کاش وہ آپ کو اور مجھے اکیلا کر کے نہ جاتیں۔ بابا آپ واپس آجائیں، مجھے آپ کی گود میں سر رکھ کر سونا ہے بابا میں کئی دنوں سے نہیں سویا، مجھے خوف آتا ہے بابا جان، مجھے ڈر لگتا ہے پلیز کم بیک پلیز۔" وہ ہچکیوں کے درمیان مسلسل بول رہا تھا، کچھ تھا جو اُس کے اندر ٹوٹ رہا تھا، اُس کی آنکھوں سے آنسو کسی سیلاب کی طرح بہہ رہے تھے، اُن کا بہہ جانا ہی مناسب تھا۔ رونے سے دل نرم ہو جاتا ہے، جب تک دل کا غبار نہ نکلے تو دل بے چین رہتا ہے۔

سید کُمیل حیدر آج چاہتا تھا کہ اُس کا دل نرم ہو جائے۔

اپنے عزیز جان بابا کی آرام گاہ کو آخری نگاہ دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اُسکی سٹیرنگ پر گرفت بہت سخت تھی، اُس کی آنکھیں سرخ تھیں، ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے، وہ ٹوٹنا نہیں چاہتا تھا ہاں وہ مضبوط تھا، وہ نہیں ٹوٹے گا۔

گھر کے سامنے گاڑی روک کر اُسنے اپنے تاثرات نارمل کئے،اپنے اندر برپا طوفان کو قابو کرتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہوا۔

انسان کو کچھ بھی نہیں بھولتا مگر بہت بار یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اُسے کچھ بھی یاد نہیں۔

قسط نمبر 3

گھر داخل ہوتے ہی اُسنے اپنی ماں کو دیکھا،اُسکی ویران آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا تھا۔ کُمیل کو اپنا آپ اور اپنی زندگی کسی صحرا کی مانند لگ رہی تھی، جہاں سب سراب تھا کہیں کوئی حقیقت نہیں تھی۔ وہ قدم اُٹھاتا اپنی ماں کے قریب گیا اُنہیں سلام کرنے کے بعد اُن کے سامنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر صوفہ پر آگے ہو کر بیٹھ گیا،اُس کے ہاتھوں میں لرزش تھی، نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔

"بیٹا بہت افسوس ہوا اللہ تمہیں صبر دے، میں پہلے نہیں آسکی، بچوں کے پیپرز ہو رہے تھے وہ سکپ نہیں کر سکتی تھی، ایسے پڑھائی کا حرج ہوتا ہے۔" چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اُنہوں نے بات کا آغاز کیا۔

"کوئی بات نہیں ماں، آپ آئی ہیں میرے لئے یہی بہت ہے، مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں"۔ اُسکا لہجہ بہت دھیما تھا، نظریں ہنوز جُھکی ہوئی تھیں۔

ساری زندگی سید کُمیل حیدر نے جو باتیں اپنی ماں سے کرنے کے لئے حفظ کی تھیں، وہ کہیں دم توڑ گئیں تھیں یا شاید اُسے اب حقیقت میں اُن کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ اُن سے نہیں پوچھ پایا کہ آپ مجھے اور بابا کو کیوں اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں وہ نہیں پوچھ پایا کہ کیا آپ کو میری یاد نہیں آتی؟ کیا کبھی مجھے گلے سے لگانے کا مجھے پیار کرنے کا دل نہیں کیا؟ وہ کوئی گلِہ، کوئی شکوہ نہ کر پایا۔ اُسکی آنکھیں خشک تھیں، اپنی ماں کے سامنے اُسکی آنکھوں سے ایک آنسو نہ نکل سکا۔

چند لمحوں کے بعد وہ جانے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئیں، کُمیل نے فوراً والٹ سے کچھ پیسے نکالے اور بچوں کو دیے۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے بھائی بھی آنے والے ہیں ورنہ میں ان کے لئے اِن کی پسند کی چیزیں لاتا"۔ کُمیل نے اپنے دونوں بھائیوں کو پیار کرتے ہوئے کہا،

کُمیل بیٹا اس سب کی کیا۔۔۔

"مجھے اُمید ہے کہ آپ منع نہیں کریں گی۔" کُمیل نے عابدہ کی بات درمیان میں سے ہی اُچک لی تھی۔

کُمیل باہر تک اُن کے ساتھ آیا تھا، کالی گاڑی اُسکی آنکھوں سے دُور جارہی تھی، جیسے جیسے گاڑی دور جارہی تھی کُمیل کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں، ایک آنسو ٹوٹ کر اُسکے گریباں میں جزب ہو گیا اور اس کے بعد کئی آنسو اُسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر ہوا میں کہیں تحلیل ہو گئے تھے۔ گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور اُسکا دل خالی ہو گیا۔

وہ بلکل بھی کمزور نہیں تھا بس وہ مضبوط رہتے رہتے تھک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

-------------------------رات کا اندھیرا ہر سُو پھیل چُکا تھا، رات کے اس پہر جب سب اپنے گھروں میں خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے وہ اکیلا باہر لان میں کسی غیر مرئی نقطے کو تکتا گہری سوچ میں ڈُوبا ہوا تھا، شکن آلود پیشانی، سرخ آنکھیں، نیند اُسکی آنکھوں سے کوسوں دُور تھی، اُسکی زیادہ تر راتیں اب جاگ کر ہی گزرتی تھیں۔

"کائم یہ قہوہ بنا کر لائی ہوں اسے جلدی سے ختم کرلو اور نو بہانہ۔" وہ نیلے آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس کوئی پری لگ رہی تھی، ذوفشاں اُسکی صحت کی پیشِ نظر ادرک کا قہوہ بنا کر لائی تھی

وہ جو کسی گہری سوچ میں غرق تھا ذوفشاں کی آواز پر ہوش میں آیا،

www.novelsclubb.com

کمیل نے مگ پکڑتے ہوئے مشکور نگاہوں سے اپنی دوست کو دیکھا

کائم تم ٹھیک ہو؟ ذوفشاں اُسکے ساتھ بیٹھتے ہوئی بولی، چہرے پر پریشانی عیاں تھی۔

"ہاں بھئی مجھے کیا ہونا ہے"؟ اُسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا

وہ واقف تھا کہ ذوفشاں اُسکی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں سے بہت ٹینشن میں ہے، اس لیے اب وہ ہشاش بشاش سا اُسکی ساری ٹینشن دُور کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"ہاں! تم ٹھیک ہی رہا کرو"۔ ذوفشاں کے لہجے میں واضح فکر مندی تھی۔

"کُمیل؟" ذوفشاں نے کسی غیر مرئی نقطع کو تکتے ہوئے کہا۔

"جی ذوفشاں عرشام خان۔" ذوفشاں کی پُکار پر اُسنے جواب دیا، لہجے میں شرارت واضح تھی۔

آگے کیا ہو گا؟ اُسنے اوپر آسمان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جو ہونا تھا ہو چکا بی، اب سب ٹھیک ہی ہو گا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم بیوہ ہو جاؤ" کُمیل نے ماحول کو ہلکا پُھلکا کرنے کے لئے کہا۔

"بکواس ہی کرنا جب بھی کرنا" ذوفشاں نے اُس کے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا

وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے، دُور آسمانوں پر چاند بھی اُنکے قہقہہ اور مسکراہٹ دیکھ کر چمک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اللہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزماتا ہے، زندگی ایک تھکا دینے والی چیز ہے اور جب تھک جاو تو اللہ کی طرف لوٹ جاو، اللہ بہترین سہارا ہے، اللہ ہی بہترین مداوا ہے۔

اُسے یکدم کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی، گھٹن بھر گئی تھی، سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ اور یہ ایستھما کا وہ پہلا اٹیک تھا جس نے عرش، دائس اور ذوفشاں کی جان نکال دی تھی، ذوفشان مسلسل رُوئے جا رہی تھی، دائس دیوانہ وار کمرے میں موجود درازوں میں کُمیل کا انہیلر ڈھونڈ رہا تھا، اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، عرش اُس کے پاس بیٹھا اُس کی کمر سہلا رہا تھا، دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔ کُمیل کو آج سے پہلے کبھی ایسا ایستھما اٹیک نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

مرینہ بیگم ابھی کُمیل کو دوائی دے کر کمرے سے باہر نکل ہی رہی تھیں کہ سامنے سے حریم اور ایمن آتی ہوئی دِکھائی دیئں۔

ایمن نے پاؤں تک آتا گلابی فراک زیب تن کیا ہوا تھا جو اُسکی گلابی رنگت پر بہت جچ رہا تھا، اس کے بر عکس حریم نے نیلے رنگ کی شلوار قمیص پر سُفید رنگ کا حجاب اوڑھا ہوا تھا۔

السلام علیکم آنٹی! دونوں سے مرینہ بیگم سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام بیٹے کیسے ہو؟ آؤ بیٹھو۔ مرینہ بیگم نے دونوں کو پیار کرتے ہوئے کہا

"ہم فٹ آنٹی اووووشٹ میں تعارف کروانا بھول گئی۔" ایمن نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

"آنٹی یہ میری بہن زیادہ اور دوست کم حریم ہے"۔ایمن نے حریم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

ہاں بیٹا مجھے ذوفشاں نے بتایا تھا، کیسی ہو بیٹا آپ؟ مرینہ بیگم نے شفقت سے پوچھا

"جی میں ٹھیک ہوں"۔ حریم نے جھجھکتے ہوئے جواب دیا

www.novelsclubb.com

"ہم کُمیل بھائی کی عیادت کے لئے آئے ہیں، کیا وہ جاگ رہے ہیں؟"ایمن نے اپنے آنے کی وجہ بتاتے ہوئے پوچھا

"ہاں بیٹے وہ اندر ہے، تم لوگ مل سکتے ہو اُس سے"۔ مرینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اس وقت وہ آرام کر رہا تھا، زرد رنگ، بکھرے بال، وہ پہلے کی نسبت بہت کمزور لگ رہا تھا، اس وقت وہ لوز ٹی۔شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔ دروازہ کھولنے کی آہٹ سے اُسکی آنکھ کُھلی اور اپنے سامنے جنگل کی پری کو دیکھ کر اُسے کسی خواب کا گمان ہوا، اُسے لگا شاید ابھی بھی وہ نیند میں ہے۔

"کُمیل بھائی کیسے ہیں آپ؟" ایمن کی آواز اُسے دنیا میں واپس لائی اور اُسے احساس ہوا کہ وہ نیند کے زیرِ اثر نہیں بلکہ حریم سلطان اس وقت سچ میں اُس کے سامنے ہے۔

(حریم، ایمن سے کُمیل کے بارے میں سب کچھ پہلے ہی سن چکی تھی لیکن آج جنگل والے حادثے کے بعد یوں کُمیل کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ حیرت کے سُمندر میں غوطہ زن تھی، اُسے یہ سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی کہ جنگل میں اُسکی مدد کرنے والا اور کوئی نہیں سید کُمیل حیدر تھا۔)

www.novelsclubb.com

"ہا۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔" کُمیل نے فوراً سے بیشتر خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا

"وہ مجھے ذوفی نے بتایا کہ آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک تو میں اور حریم آپ کی عیادت کے لئے آئے ہیں کیوں حریم؟" ایمن نے حریم کو دیکھتے ہوئے بولا

جی، آ۔۔آپ کی طبیعت اب کیسی ہے؟ دھیما اور نرم لہجہ، کُمیل کو حریم کی آواز اپنے دل میں اُترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی، اُسے نہیں معلوم تھا کہ آخر کیوں کُمیل کے سامنے حریم سلطان کی ساری خوداعتمادی ہوا ہو جاتی تھی۔

"ہاں میں اب پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہا ہوں، شیریں گل ہے ناں ملنے بھی نہیں دے رہیں مجھے۔" کُمیل نے بیچارگی سے اپنا مدعا بیان کیا "اچھا ہے نا کُمیل بھائی ریسٹ ماریں آپ۔" ایمن کے ایسے کہنے پر کُمیل نے اپنی مسکراہٹ دُبائی

ایمن جاوید علی خان تھی ہی ایسی سب کو ہمیشہ ہنسانے والی۔

www.novelsclubb.com

"آپ قہوے کا استعمال زیادہ کیا کریں، آپ کی صحت کے لیے بہت اچھا ہے۔" حریم نے کُمیل کو کہا نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔

کُمیل نے بس سر اثبات میں ہلانے پر اکتفا کیا، وہ خود حیران تھا کہ آخر کیوں گرلز ایلرجک سید کُمیل حیدر، حریم سلطان کی آواز پر کھینچا چلا جاتا ہے۔

"ارے ے ے حریم تم یہاں بھی اپنی ڈسپنسری کھول کے بیٹھ گئی ہو، تمہارا نام حریم نہیں حکیم سلطان ہونا چاہیے تھا"۔ایمن نے ایک بہت مفید مشورہ دیا، حریم کی آنکھیں پھیلیں، پہلے تو ایمن کو حیرت سے دیکھتی رہی کہ کیسے اُسنے اُسے حکیم سلطان بنا دیا ہے، پھر حریم کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکان آئی، اور یہ مسکراہٹ سید کُمیل حیدر کے دل پر نقش ہو چکی تھی۔اُسنے آج سے پہلے اتنی خوبصورت مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی یا پھر اُسے اتنی خوبصورت مسکراہٹ کسی کی نہیں لگی تھی۔

کُمیل اب پہلے سے بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔ایمن کی اوور ایکٹنگ اُسے راس آگئی تھی، کبھی کبھی دوسروں کی مسکراہٹ بھی کسی مرہم سے کم نہیں لگتی۔

www.novelsclubb.com

ایبٹ آباد کی سرد شام میں آسمان پر گھرے کالے بادلوں کا راج تھا، ایسے جیسے وہ برسنے کو بیتاب تھے، ٹھنڈی سرد ہوائیں موسم کو مزید خوشگوار بنا رہیں تھیں۔ یہ سرد ہوائیں شاید خوشیوں کا پیش خیمہ تھیں۔

وقت سے بڑا کوئی مرہم نہیں ہوتا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زخم بھی مندمل ہو جاتے ہیں۔ دن گزرنے کے ساتھ ساتھ کُمیل کی طبیعت میں کافی بہتری آگئی تھی۔ یادیں نہیں مٹا کرتیں، لیکن سید کُمیل حیدر نے اُن یادوں کے ساتھ جینا شروع کر دیا تھا۔

یہ منظر ابراہیم ہاؤس کا ہے جہاں سب اس وقت فیملی ٹائم انجوائے کر رہے تھے۔ سب آرے ترچھے ہو کر لاونج میں براجمان تھے۔ کُمیل اس وقت موبائل میں اُلجھا ہوا تھا، اُسکی رگِ تنی ہوئی تھیں، ایسے جیسے ڈھیروں غصہ ضبط کر رہا ہو بلآخر تنگ آکر اُسنے موبائل ہی آف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ذوفشاں سب کے لئے کافی بنا رہی تھی، اُسے کچن سے باہر نکلتا دیکھ کر دائس اور کُمیل نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور ایک شیطانی مسکراہٹ کا تبادلہ

کیا۔ ذوفشاں نے ہلکے پیلے اور گرے رنگ کی امتزاج کا سوٹ پہنا ہوا تھا، جو اُسکی سفید رنگت پر بہت جچ رہا تھا۔

"ہاں بھئی! عرش کی بی اب تو بڑی ہو گئی ہو تو شادی کرو گی عرش سے کہ نہیں؟" دائس بظاہر تو سنجیدہ تھا لیکن لہجے میں شرارت واضح تھی۔

دائس کی بات پر سب کا قہقہہ بُلند ہوا، ذوفشاں نے کُشن کھینچ کر دائس کو مارا۔

ماضی

سورج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا، اس وقت ابراہیم ہاوس میں اس وقت خاموشی کا راج تھا۔ گھر کے لان میں تین لڑکے کھڑے ہوئے تھے، جن کی عمریں لگ بھگ بارہ، تیرا سال کے قریب تھیں، اُن تینوں نے سُفید رنگ کی شلوار قمیص زیب تن کی ہوئی تھی۔ اُن تینوں کے چہرے سنجیدہ تھے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ بہت سیریس بات کر رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا تھا نا کہ بی میری دوست ہے، اب بھول کے بھی مت لڑنا میرے سے۔" کُمیل نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا،

"تم زیادہ اوور نہیں ہو، تمہیں ہی شوق تھا ریسلینگ کا، سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے"۔ عرش نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اب تم دونوں چُپ کر جاؤ، پہلاج لالہ آرہے ہیں۔" دائس نے اُن دونوں کو وارن کیا

پہلاج اسماعیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اُن تینوں نے خاموشی سادھ لی۔ پہلاج جو کب سے اُنہیں اوپر بالکونی سے باتیں کرتا دیکھ رہا تھا یوں ان کے اچانک خاموش ہونے سے مشکوک ہو گیا تھا۔

ہاں بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ پہلاج نے عرش کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا،

"ک۔۔کچھ بھی تو نہیں لالہ، ہم تو بلکل بھی کوئی ضروری بات کر ہی نہیں رہے تھے"۔ کُمیل نے اپنی تمام تر ذہانت جمع کرتے ہوئے جواب دیا۔

عرش اور دائس کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لیں۔

"اگر آپ کو بتادیا تو بی ناراض ہو جائے گی، اُسنے منع کیا ہے"۔ عرش نے نا بتانے کی وجہ بیان کی۔

"سیدھی طرح بتا رہے ہو یا لگاوں دو؟" پہلاج نے شرٹ کی آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا،

"و۔۔وہ نازوفی نے مجھ سے کہا ہے کہ آج کہ بعد اگر میں کُمیل سے لڑا تو وہ بڑے ہو کر مجھ سے شادی نہیں کرے گی"۔ عرش نے بیچارگی سے پہلاج کو بتایا۔

پہلاج کے قہقہے تھے کہ بند ہی نہیں ہو رہے تھے۔ عرش حیرانگی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"لالہ اب ہنس کیوں رہے ہو۔ لیکن دیکھو میں نے بھروسہ کر کہ بتایا ہے بی کہ مت بتانا ٹھیک ہا ناں؟" عرش نے اُسکی نہ رکنے والی ہنسی کو نظرانداز کرتے ہوئے بولا

"اچھا اچھا نہیں بتاتا۔" آخر کار اُسکی ہنسی کو بریک لگ ہی گئی تھی۔

جیسے ہی عرش جانے کے لئے مڑا سامنے ذوفشاں کا غُصے سے دھواں دھار چہرا دیکھ کر اُسے اپنے پہلاج لالہ کی نان سٹاپ ہنسی کی اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب تو تم دیکھ لینا بلکل بھی شادی نہیں کروں گی تم سے"۔ وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

عرش نے مدد طلب نگاہوں سے پہلاج لالہ کو دیکھا جو مزے سے کندھے اُچکا کر وہاں سے چلے گئے۔

بعد میں جیتنے جتن عرش نے تے ذوفشاں کو منانے کے لئے کیے تھے وہ عرش ہی جانتا تھا۔

حال:

لاؤنج میں موجود سب لوگ ذوفشاں کی حالت سے محفوظ ہو رہے تھے،اور وہ دائس کو گھورنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

دائس کے پیچھے عرش کو آتا دیکھ کر اُسے تھوڑی تسلی ہوئی،وہ بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا،وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی جاگنگ سے آیا تھا اور دائس کی گفتگو سن چکا تھا۔

"اپنا مُنہ بند رکھو قبلہ محترم دائس فاروق صاحب"۔ عرش نے دائس کو ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا

دائس صرف مُنہ بناتا رہ گیا۔ عرش کے آگے کسی کی نہیں چلتی تھی۔

سب لوگ کافی پی چکے تھے، ذوفشاں سب مگ اُٹھا رہی تھی کہ عرش کی آواز پر رُک گئی

"بی تم بیٹھو، میں نے کہا ہے نا کہ مت اُٹھایا کرو ایسے سب کے آگے سے برتن،" عرش نے ذوفشاں کو نرم نگاہوں سے تکتے ہوئے کہا۔

"چلو اُٹھو دائس سارے مگ دھو کے رکھ کر آؤ۔" عرش نے سارے مگس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کون میں ؟ دائس نے اپنی اُنگلی سے سینے پر دستک دیتے ہوئے کنفرم کرنا ضروری سمجھا۔

"آئے ہائے ہائے ! کمال کر دی عرش، اسے کہتے ہیں مکافاتِ عمل، چل شاباش اُٹھ دائس، ایکٹنگ نہ کر" کُمیل کے دل کو مانو سکوں مل گیا تھا

www.novelsclubb.com

"تجھے کبھی معاف نہیں کروں گا بے وفا"۔ دائس نے کُمیل کو افسوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

"برتن دھونے والا صابن اوپر کیبینٹ میں ہے ذرا زیادہ لگانا"۔ ذوفشاں نے بھی پیچھے سے آواز لگائی۔

"تم سب لوگوں کا الگ سے حساب ہو گا دیکھ لینا"۔ دائس نے کچن کی کھڑکی سے گردن نکالتے ہوئے کہا۔

ان کی گپ شپ رات تک چلنی تھی۔

اور زندگی تو خوبصورت اپنوں سے ہی ہوتی ہے۔

ایبٹ آباد کی ٹھنڈ میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا تھا،اس وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔وہ اس وقت پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر رہا تھا۔وہ بلیک جینز اور بلیک ہوڈی میں بہت منفرد لگ رہا تھا،ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے۔

گاڑی سے نکل کر اُس نے ڈیش بورڈ سے اپنا فون اُٹھایا اور پیچھے مڑنے ہی والا تھا کہ ایک نسوانی آواز نے اُس کے قدم جکڑ لئے

"ہیلو کُمیل !"وہ بہت چہکتی ہوئی آواز تھی

"نہیں پلیز۔۔۔پھر سے نہیں۔"کُمیل اوپر آسمان کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا

وہ لڑکی اب اُس کے سامنے آچکی تھی۔بلیک جینز،سُفید ٹاپ،کندھے پر بال بکھرے ہوئے اور میک اپ سے لدا مصنوعی چہرا

www.novelsclubb.com

یہ ارمیش کیانی تھی جو کُمیل کو ہر جگہ سٹالک کرتے ہوئے پائی جاتی تھی۔

"کہاں غائب تھے میں نے بہت مس کیا تمہیں۔"ارمیش نے اپنے بال جھٹکتے ہوئے کہا

کُمیل بس نا سمجھی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

ARMISH KAYANI, lemme clear things upon you, because this is getting out of hands. I am not interested in you. You should have known from my dry replies. Hope you will think a hundred times before blocking my path after today.

(تم پر چیزیں واضح کر دوں کیونکہ یہ سب ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے۔ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تمہیں میرے خشک جوابات سے ہی پتا چل جانا چاہیے تھے۔ اُمید ہے کہ آج کے بعد میرا راستہ روکنے سے پہلے سو بار سوچو گی تم۔)

www.novelsclubb.com

بیائے ارمیش کیانی! کُمیل یہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

ارمیش کا چہرہ احساسِ ذلت سے سرخ ہو چکا تھا۔ لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی، وہ جانتی تھی کی سید کُمیل حیدر کی دُشمنی بہت بُری چیز تھی۔

رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے، ہر ذی روح نیند میں غرق تھا، ہوائیں معمول سے زیادہ تیز اور سرد تھی۔اور دل کو سکون دینے والی ہوائیں تو خوشیوں کا پیام ہو کرتی ہیں۔

دائس اور کُمیل اس وقت عرش کے کمرے میں موجود تھے۔

"ویسے بروتم دونوں کو پی۔ایم۔اے میں جا کر ملا کیا یا کیا ملے گا؟" کُمیل نے پُر سوچ انداز میں پوچھا۔

اُسکی زندگی کا محور اب بس اُس کے دوست تھے جنہیں کھونے کے خیال سے کُمیل کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

عرش نے مُسکرا کر دائس کو دیکھا۔"دائس ذرا بتانا کُمیل صاحب کو"

"بیٹا اس کا بس ایک ہی جواب ہے اور وہ ہے"شہادت"۔دائس کے لہجے میں سرشاری اور وطن سے محبت ہی محبت تھی یا شاید عشق ہی تھا۔

ابھی وہ کوئی اور بات کرتے کہ دھڑام سے دروازہ کھُولا اور ذوفشاں کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

"بی تمہارے مینرز دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں۔" کُمیل نے ذوفشاں پر چوٹ کی جسے اُس نے سرے سے ہی نظرانداز کیا

"بوائز! تیاری پکڑو ہم سب شملہ پہاڑی جارہے ہیں اور وہ بھی پرسوں۔" ذوفشاں سے پوچھا نہیں تھا اپنا فیصلہ سُنایا تھا۔

"بھئی میرا کوئی موڈ نہیں ہے، چھٹیاں تو سکون سے گزارنے دو۔" دائس نے اپنی مصنوعی دُکھ بھری آواز میں کہا،

"بی نے کیا کہا ہے کہ ہمیں جانا ہے، ہے نا؟ تو مطلب جانا ہے۔" عرش نے دائس کو دیکھتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"ہاں ہم بس چل رہے ہیں۔ میں ایمن اور حریم سے بھی بات کروں گی، ہم جارہے ہیں تو بس جا رہے ہیں۔" ذوفشاں نے ضد کرتے ہوئے کہا اور اُسکی کوئی ضد وہ تینوں پوری نا کریں ایسا کہاں لکھا تھا؟

"سیاپا کوئن"۔ایک مسکراہٹ نے دائس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

"ہاں ہاں ہم تیار ہیں، تیار ہیں، تم سب بھی تیاری پکڑو۔" کُمیل فوراً عرش اور دائس سے بولا،

"اوکے۔۔۔میں کل حریم اور ایمن سے بھی بات کروں گی،اور خبردار جو پلان چینج کیا۔" آخر میں وہ اُنہیں وارن کرتی ہوئی چلی گئی وہاں سے۔

"یار ماما! میرے لئے تو کوئی فوجی ہی پسند کرنا، اگر میجر ویجر ہو تو مزہ ہی آجائے۔" ایمن نے اپنی والدہ سے فرمائش کی

"ہاں ہاں۔۔۔ساری خواہشیں لسٹ پر لکھ دو کہ کیسا لڑکا چاہیے، آرڈر پر بنوا دیتی ہوں۔" نائلہ بیگم نے اپنی بیٹی سے کہا

"میری نظر میں بھی ایک فوجی ہے کہو تو بات چلاوں۔" ذوفشاں نے نائلہ بیگم کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا

ایمن کے صحیح معنوں میں چہرے کے رنگ اُڑے تھے۔

"بیٹا تم کب آئی مجھے پتا ہی نہیں چلا۔" نائلہ بیگم نے ذوفشاں کو پیار کرتے ہوئے کہا

"بس ابھی ہی آئی ہوں آنٹی، تم بتاؤ ایمن چلاؤں بات؟" ذوفشاں نے شرارت سے پوچھا

"نہیں بہن تم رہنے دو، بہت شکریہ،" ایمن نے اپنے تاثرات پر قابو کرتے ہوئے جواب دیا۔

"سوچ لو گانا بھی بہت اچھا گاتا ہے"۔ ذوفشاں نے کندھے اُچکاتے ہوئے گویا ایک اور وضاحت دی

بدلے میں ایمن نے اُسے ایک خونخوار گھوری سے نوازا۔

"اچھا اچھا سوری"۔ ذوفشاں نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"ارے اصل بات تو بھول ہے گئی، ہم سب پکنک پر جا رہے ہیں پرسوں، تم اور حریم بھی چلو نا ساتھ۔" ذوفشان نے آنے کا اصل مقصد بتایا۔

"ارے واہ یہ تو بہت زبردست پلان ہے میں تو ضرور چلوں گی، حریم سے بھی پوچھتی ہوں۔"

ایمن نے فون پر حریم کو کال ملاتے ہوئے کہا۔

شفاف چہرہ، لال رنگ کے کُھلے پلازو اور لال رنگ کی لمبی قمیص کے ساتھ سُفید رنگ کا ڈوپٹہ جو کندھے پر جھول رہا تھا، وہ اس وقت لان میں پھولوں کو پانی دے رہی تھی۔

"حریم بیٹے تمہاری دوست کا فون آرہا ہے۔" سلطان صاحب نے حریم کو آکر اطلاع دی

"جی باباجانی! میرے ہاتھ خراب ہیں، آپ فون لاؤڈ سپیکر پر کردیں۔" حریم نے اپنے والد سے کہا

"ارے بیوفا اب تو فون بھی نہیں کرتی"۔ ایمن کی ڈرامے بازی شروع ہو چکی تھی۔

فون اُٹھاتے ہی دوسری طرف ایمن کی بات سُن کر دونوں باپ، بیٹی کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"ایمی بس یونیورسٹی کے کاموں میں مصروف ہوں تم بتاؤ سب خیریت؟"

"نہیں کچھ خاص نہیں بس عرش کی بی ہمیں پکنک پر ساتھ لے کر جانا چاہتی ہے۔" ایمن نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"نہیں یار میں نہیں جانا چاہ رہی، مجھے کام۔۔۔"

"نہیں نہیں بیٹا اسے کوئی کام نہیں ہے، یہ ضرور جائے گی۔۔" اسپیکر سے سلطان صاحب کی آواز اُبھری۔

ابھی حریم اپنی بات پوری کرتی ہی کہ سلطان صاحب نے درمیان سے ہی اُسکی بات اُچک لی۔

"یو آر گریٹ انکل! تھینک یو، تھینک یو سووووووو مچ۔" ایمن نے چہکتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔

حریم حیرانی سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی، جن کی وجہ سے اُسے اب جانا پڑ نا تھا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو، بیٹے ہر وقت گھر میں بیٹھنے سے کیا ہو گا، باہر جایا کرو، گھُما پھرا کرو۔ "سلطان صاحب نے اپنی بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جی ڈن! جو حکم۔" حریم نے اپنے بابا کے سامنے سر خم کرتے ہوئے کہا

دوسری طرف ایمن نے ذوفشاں کو حریم کے آنے کا بتایا۔

اوکے پھر اب پلان ڈن ہے، ملتے ہیں پرسوں شارپ ایٹ 11:00۔ ذوفشاں نے ایمن کو یاد دہانی کروائی

"اوکے ڈن ڈنا ڈن ڈن۔" ایمن نے تھمبس اپ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ یہ پکنک اُن کی زندگیوں میں بہت تبدیلیاں لانے والی تھی۔

----

www.novelsclubb.com

صبح کی روشنی ہر سُو پھیل چکی تھی۔ وہ سب ابراہیم ہاوس کے باہر کھڑے حریم اور ایمن کا انتظار کر رہے تھے۔ کُمیل نے سکن رنگ کی پینٹ اور ساتھ سبز رنگ کی ٹی۔شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

دائس اور عرش نے بھی ایسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی بس دائس کی شرٹ کا رنگ گہرا نیلا اور عرش کی شرٹ کا رنگ بلیک تھا۔

ذوفشاں نے آسمانی رنگ کی لانگ فراک اور سر پر پی۔کیپ پہنی ہوئی تھی، بال کندھے پر بکھرے ہوئے تھے، وہ ہمیشہ کی طرح حسین دِکھ رہی تھی۔

کُمیل کی نظر حریم پر پڑی تو پلٹنا بھول گئیں۔ حریم نے کالے رنگ کا کھلا ٹراوزر اور کالے رنگ کی فراک کے ساتھ کندھوں پر اجرک کی شال پھیلائی ہوئی تھی، بال اونچی پونی میں مُقید تھے۔

ایمن نے بھی حریم جیسے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے، ایمن کے کہنے پر ہی اُن دونوں نے آج ٹوینینگ کی تھی۔

اُن کا پلان شملہ پہاڑی پر رات کیمپینگ کرنے کا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ دائس ڈرائیونگ کر رہا تھا اور اُس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر کُمیل بیٹھا ہوا تھا۔

گاڑی میں خاموشی تھی جو کہ کُمیل کو بلکل بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی اُسنے اگے ہو کر میوزیک پلئیر آن کر دیا اس کے پیچھے بھی ایک شرارت تھی۔

گاڑی میں اب کیفی خلیل کا گانا گونج رہا تھا۔

کہانی سُنو۔۔

زبانی سُنو۔۔

مجھے پیار ہوتھا،

اقرار ہوا تھا،

دائس کی چہرے کا رنگ سیکنڈز میں اُڑا تھا۔

کُمیل پھوپھو کا رُول ادا کر کے اب ہنسی دُبانے کے چکروں میں باہر دیکھ رہا تھا، یقیناً اگر دائس اُسے ہنستا ہوا دیکھ لیتا تو اُسکی گردن دُبا دیتا۔

www.novelsclubb.com

"مانا دائس تیرا بریک اپ ہوا ہے، لیکن خدا کا نام ہے گانا تو ڈھنگ کا لگا"۔ پیچھے سے عرش کی آواز آئی۔

"یہ کائم کے کام ہے، مجھے کیا ضرورت ہے اتنے روندو گانے سُننے کی"۔ دائس نے کُمیل کو زبردست گھوری سے نوازا جیسے اسے ابھی مار دے گا۔

اووووووووو۔۔۔ ایمن کی آواز پر اُس نے بیک مرر سے اُسے گھورا۔

"اسی لئے اتنا سڑا ہوا رہتا ہے۔" ایمن دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی بول تو سکتی نہیں تھی۔

"ہاں ہاں ڈال دے میرے پر بریک اپ تو میرا ہوا ہے تیرا تو ہوا ہی نہیں ہے۔" کُمیل ہمیشہ کی طرح ڈھیٹ الٹرا پرو میکس لیول، کہاں باز آسکتا تھا۔

ذوفشاں اور ایمن کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

دائس نے مزید بحث سے بچنے کے لئے میوزک ہی آف کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر میں وہ لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔دوپہر ڈھلنے سے پہلے وہ سب ایک دوسرے کی مدد سے کیمپ لگا چکے تھے۔

کُمیل اور عرش لکڑیاں جمع کر کے بون فائر کا انتظام کر چکے تھے۔

ٹھنڈ میں اضافہ ہو چکا تھا،وہ سب آگ کے ارد گرد بیٹھ چکے تھے۔اب منظر کچھ یوں تھا کہ عرش کے ساتھ ذوفشاں اور حریم بیٹھے ہوئے تھے۔حریم کے بلکل سامنے کُمیل بیٹھا ہوا تھا، کُمیل کے ساتھ دائس اور دائس کے ساتھ ایمن بیٹھی ہوئی تھی،

وہ گہرے تذبذب کا شکار ہو رہی تھی، کُمیل نے اُسکی مدد کی تھی جنگل میں اور کُمیل کے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد،وہ اُس کے لئے گہرا احترام رکھتی تھی اپنے دل میں،اُس کے جزبات کُمیل کے لئے بدل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کُمیل بار بار حریم کی اُٹھی نظریں خود پر محسوس کر سکتا تھا۔

دائس اور ایمن مسلسل کسی نہ کسی بات پر لڑ رہے تھے،سب ہی اُن دونون کی نوک جھوک سے لطف اندز ہو رہے تھے۔

قسط نمبر 4

ہر سو نقرئی چادر سی بچھی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ماحول پُر رونق تھا۔پرندے اپنے گھونسلوں میں بیٹھے چاندنی کا لطف لے رہے تھے۔

شملہ پہاڑی رات کے اس پہر خاموشی کی بجائے قہقہوں میں نہائی ہوئی تھی۔

"اٹینشن پلیز۔۔۔بہت ہو گیا اب دیسی صاحب آپ سب کو گانا سُنائیں گے"۔ایمن اگلے پچھلے سارے حساب چُکتے کرتے ہوئے بولی

دائس تو ہکا بکا ایمن کو دیکھ رہا تھا کہ کیسے ایمن نے اُسکا نام بگاڑا تھا "دیسی" سیریسلی ؟۔

"اب تو بلکل بھی نہیں سُناؤں گا اور مس ایمن عرف سیاپا کوئن میرا نام دائس فاروق ہے ناٹ دیسی۔"دائس نے تصحیح کرتے ہوئے کہا

دیکھ لو سُنا دو۔۔۔۔غریبوں کے عاطف اسلم نہیں ؟ایمن کے لہجے میں شرارت واضح تھی۔

دائس جو کہ ایمن کی ریکویسٹ پر سُنانے ہی والا تھا،اُس کے غریبوں کے عاطف اسلم کہنے پر منہ موڑ لیا، مطلب یہ اعلان تھا کہ وہ اب گانا نہیں سُنائے گا۔

"چل اب زیادہ اُوور نہیں ہو، سُنا دو"۔عرش کے آگے کس کی چلی تھی بھلاں جو دائس کی چلتی ۔

"ہاں ہاں صرف عرش کے کہنے پر سُنا رہا ہوں"۔دائس،ایمن کو دیکھتے ہوئے بولا،جو مسکراہٹ دُبائے اُسے ہی دیکھ رہی تھی

دائس کے دیکھنے پر ایمن نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل دیا۔دائس،ایمن کی اس حرکت پر بس مسکرا اتارہ گیا۔

www.novelsclubb.com

If you ever wanna fall in love

If you ever wanna bet on us

If you ever wanna be my one

I'll be waiting

نگاہیں بے ساختہ ایمن کی جانب اُٹھیں، دونوں کی نظریں ملیں اور ایسے لگا جیسے زندگی اسی پل میں قید ہو گئی تھی۔

If you ever wanna make things right

If you ever wanna change your mind

I'll be waiting

اُسکی آواز واقعتاً بہت خوبصورت تھی۔اُس کی آواز سے سب مسحور ہو گئے۔اس کی آواز میں موجود نرماہٹ میں سب محو ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ارے بھائی لوگ بس ختم، ہوش کی دنیا میں واپس آجاؤ"۔دائس نے بُلند آواز میں کہا گانے کے اختتام پر سب سے زوردار تالیاں کُمیل کی تھیں۔

"کیا گانا گایا ہے دائس تو نے، ہمارے تو اپنے گھر میں جسٹن بیبر ہے"۔ کُمیل نے نقلی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا، کُمیل اور اُس کی سستی اداکاری۔

کُمیل کو ایسے دیکھ کر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے حریم کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

"ویسے گانا اچھا گا لیتے ہو دائس فاروق"۔ ایمن نے اُسکے نام پر زور دیتے ہوئے بلآخر مان ہی لیا تھا۔

۔دائس کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"Thanks for the compliment"

اسی دوران حریم کے فون پر کسی کا میسج آیا، اور پل کے ہزارویں حصے میں اُسکے چہرے کا رنگ اُڑا تھا، مسکراہٹ کی بجائے اب بے زاریت حریم کے چہرے پر موجود تھی۔

کُمیل بہت غور سے حریم کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ حریم نے جب کُمیل کو اپنی جانب دیکھتے ہوئے پایا تو اپنے تاثرات فوراً نارمل کیے اور نظریں پھیر لیں۔

"چلو ہم سب ٹرتھ اور ڈیر کھیلتے ہیں"۔ ذوفشاں نے سب کو آئیڈیا دیا۔

"نا بھائی تم لوگوں کا کیا بھروسہ کیا کروالو یا کیا پوچھ لو، میں تو نہیں کھیل رہا"۔ کُمیل نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا

"کبھی تو یہ مراثی پُنا بند کر لیا کرو کائم"۔ عرش نے اپنے قریب پڑی بوتل پکڑتے ہوئے کہا۔

عرش نے بوتل گُھمائی جو اُس پر ہی آکر رُکی۔

"یہ تو میرے ہی گلے پڑ گئی ہے"۔ عرش نے بوتل کو دیکھتے ہوئے بیچارگی سے کہا

چلیں عرش بھائی بتائیں ٹرتھ یا ڈیر؟ ایمن بہت پُرجوش تھی اور ہوتی بھی کیوں نا اُس کا پسندیدہ کھیل جو تھا۔

"اوکے میں ڈیر چنوں گا"۔ عرش نے کندھے اُچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈن بھئی! چلیں اپنی بی کے لئے ایک شعر سُنائیں"۔ ایمن نے مسکرا کر کہتے ہوئے عرش کے سر پر بمب پھوڑا۔

عرش کبھی بھی کسی کے سامنے اظہار نہیں کرتا تھا بلکہ وہ اپنے اور ذوفشاں کے علاوہ کسی تیسرے بندے سے اس بارے میں بات تک نہیں کرتا تھا۔ لیکن ذوفشاں کے سامنے وہ سراپا محبت ہوتا تھا، وہ اُس کے لیے کسی بھی چیز سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔

"اب آیا نا اُونٹ پہاڑ کے نیچے"۔ دائس کہاں بھولا تھا عرش کا اُس سے برتن دھلوانا، وہ بھی بول ہی پڑا آخر۔

"رہنے دو ایمی، کہہ بھی کسے رہی ہو، عرش نہیں سُنا سکتا"۔ ذوفشاں کی طرف سے کھلا چیلینج تھا یہ۔

عرش نے بھنویں اُچکا کر ذوفشاں کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ "اچھا؟"

؎ تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات

www.novelsclubb.com

تیری آنکھوں کے سوا دُنیا میں رکھا کیا ہے

ذوفشاں تو مُنہ کھولے عرش کو دیکھ رہی تھی۔ اُسنے کہاں عرش کو ایسے دیکھا تھا کبھی۔

"مُنہ بند کرلو بی مکھی چلی جائے گی"۔ عرش نے ذوفشاں کی طرف مسکراہٹ اُچھالتے ہوئے کہا

ایک دلکش مسکراہٹ نے ذوفشاں کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

"ارے کیا کہنے، کیا کہنے"۔ عرش بھائی آپ نے تو کمال کر دی ہے"۔ایمن نے عرش کو داد دی۔

عرش نے سب سے داد موصول کی اور دوبارہ سے بوتل گُھمائی۔

اب کی بار بوتل کُمیل کی طرف آ کر رُکی، اور یہاں دائش کو موقع مل چکا تھا، یقیناً وہ اگلے پچھلے سارے حساب برابر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"ہاں ہاں مجھے معلوم ہے کہ تو ٹرتھ لے گا ہے نا؟"دائش، کُمیل کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہی بولتا چلا گیا۔

"اور وہ کس خوشی میں ؟" کُمیل نے اُسے تپاتے ہوئے کہا

"ہاں بھئی اب میں تجھ سے سوال پوچھوں گا اور تو نے سیدھا سیدھا جواب دینا ہے۔" دائس نے کُمیل کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

کُمیل نے محض کندھے اُچکا دیے۔

"اچھا تو ہے تو ویسے گرلز الیرجک لیکن کوئی تو ہو گی وہ لڑکی جسے دیکھ کر تمہارے من میں لڈو پھوٹتے ہوں گے، آس پاس سب رُک جاتا ہو گا، وقت تھم جاتا ہو گا، تمہیں وائلن کی آواز آتی ہو گی ہے نا؟" دائس نے پورا سین بنا کر کُمیل کے سامنے پیش کیا۔

کُمیل کی نظریں بے ساختہ حریم کی جانب اُٹھیں اور جیسے سارے سوالوں کے جواب مل گئے تھے۔

"ہاں! شاید ایک جنگل کی پری"۔ وہ بے دھیانی میں بول گیا۔

www.novelsclubb.com

حریم نے چونک کر سر اُٹھایا اور کُمیل کی طرف دیکھا، وہ حریم کو ہی دیکھ رہا تھا، کتنی نرماہٹ تھی اُن نظروں میں حریم کو اُلجھن محسوس نہیں ہوتی تھی، کُمیل کی نظروں سے جیسے اُسے ہمیشہ آژمیر کی نظروں سے ہوتی تھی۔ حریم نے نظریں جھکا لیں۔

"ہیں ہیں کون سا جنگل کون سی پری باولے، کہاں، کب، کیسے"؟ دائس کے تیز کانوں نے باخوبی سُن لیا تھا اور غالباً کُمیل کا ریکارڈ لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ تو مانو شروع ہوا اور رُکنے کا نام ہی نہیں لیا۔

کُمیل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کچھ زیادہ بول گیا تھا۔ اُسنے موضوع سے بچنے کے لئے فوراً بوتل گھُما دی، دائس بس اُسکی افیشنسی دیکھتا رہ گیا۔

اور حریم جو دائس کے سوالوں سے گھبرا گئی تھی اُس نے سُکھ کا سانس لیا۔

اس بار بوتل ایمن کی سمت جارُکی تھی۔

"ہائے اللہ! یہ کیا؟ کیا اب میری باری ہے؟" ایمن نے مسکراتے ہوئے معصومانہ سوال کیا۔

"جی مس سیاپا کوئن آپ کی ہی باری ہے۔" دائس نے فٹ جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

ایمن کی مسکراہٹ سیدھی دائس کے دل میں اُتری تھی، وہ موو آن کر چکا تھا۔ کیا ایمن کی وجہ سے؟ کیا اگر وہ سب بھول رہا تھا تو کیا ایمن اس سب کی وجہ تھی؟ یہ انکشاف بہت تسلی بخش تھا۔ اس انکشاف پر اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"تمہارے کیا بے نظیر انکم سپورٹ میں پیسے نکل آئے ہیں جو اتنا مسکرا رہے ہو؟" ایمن نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے دائس سے پوچھا۔

"مس ایمن اب آپ چُنیں ٹرتھ یا ڈیر؟" دائس نے فوراً اپنی مسکراہٹ پر قابو پایا اور ایمن سے پوچھا۔

"اممم۔۔۔ سوچنے دو۔۔ اوکے میں ٹرتھ منتخب کروں گی۔" ایمن نے بلآخر فیصلہ کر ہی لیا کہ اُسے ٹرتھ چوز کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ارے رُکو ذرا صبر کرو، بریک لگاؤ، اب میری باری میں پوچھوں گی۔" ذوفشان نے بھی اپنا حصہ ڈالا دائس جو کہ ایمن سے کچھ پوچھنے والا تھا ذوفشاں کی بات پر بس مُنھ بناتا رہ گیا۔

ذوفشاں نے ایک شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ایمن کو دیکھا، ایمن کو خطرے کی بُو آرہی تھی۔

"چلو میں زیادہ مشکل سوال نہیں پوچھوں گی، تم بس یہ بتادو کہ تم کیا سوچتی ہو کہ تمہارے لائف پارٹنر کا کیا پیشہ ہو؟ مطلب وہ کس شعبے سے تعلق رکھتا ہو؟" ذوفشاں نے مسکراہٹ دُبا کر ایمن سے سوال کیا۔

پل کے ہزارویں حصے میں ایمن کے چہرے کا رنگ اُڑا تھا۔

کک۔۔۔ کیا؟ ایمن نے ذوفشاں سے دوبارہ کنفرم کرنا چاہا۔

"ارے ایمی گھبرا کیوں رہی ہو؟ چلو چھوڑو میں بتادیتی ہوں، مسئلہ ہی کوئی نہیں۔" ذوفشاں نے اپنی طرف سے اُس کی پریشانی ختم کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ایمن مسلسل اُسے گھور رہی تھی۔ وہ اُسے آنکھوں سے نہ بولنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ لیکن ذوفشاں وہی کام کرے گی جس سے اُسے روکو گے۔

(بقول کُمیل کے اگر ذوفشاں سے کوئی کام منوانا ہو تو اُسے ضد دلاؤ اور دیکھنا پھر وہ وہی کام کرے گی۔)

"چلو میں اب بتا ہی دیتی ہوں، تو ہاں بھئی ایمن کو ایک عدد فوجی کی خواہش ہے لیکن اگر میجر ہو تو اور بھی اچھی بات ہے، کیوں ایمن؟" ذوفشاں نے ایمن سے پوچھا بھئی اُسکی رضامندی بھی ضروری تھی نا۔

سب کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔ ایمن کبھی دائس کی طرف دیکھتی تھی اور کبھی ذوفشاں کی طرف، اُس کے چہرے پر شرمندہ سی مسکراہٹ تھی، جسے دائس دیکھ کر بہت محفوظ ہو رہا تھا۔

دائس تو مسلسل مسکرائے جا رہا تھا۔ ایمن کن اکھیوں سے اُسے دیکھ رہی تھی اور اُسے ماننا بھی پڑا کہ دائس کی مسکراہٹ اُسکی طرح ہی

www.novelsclubb.com

خالص اور خوب صورت تھی۔

آہم آہم! ذوفشاں کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

"عرش بھائی پلیز اپنی بی کو چپ کروا لیں۔" ایمن نے بلآخر تنگ آکر عرش سے رابطہ کیا۔

عرش نے محض کندھے اُچکا دیے جیسے کہہ رہا ہو کہ "میری بہت چلتی ہے جیسے۔"

"کہہ بھی کسے رہی ہو سیاپا کوئن جس کی خود نہیں چلتی۔" دائس نے کچھ زیادہ ہی سچ بول دیا تھا۔

سب خوش تھے ایک دوسرے کے ساتھ مسکرا رہے تھے۔ لیکن کُمیل کو ان خوشیوں میں اپنے بابا کی شدت سے یاد آئی تھی وہ اُنہیں کبھی نہیں بھولا تھا اب بھی وہ کہیں اُن میں کھو گیا تھا۔

"کیا ہوا کُمیل۔" عرش اُسکا یوں اچانک گُم صُم ہونا محسوس کر گیا تھا، اور شاید وجہ بھی باخوبی جانتا تھا۔

"ہاں؟ نہیں کچھ بھی نہیں۔" کُمیل نے بوجھل آواز میں جواب دیا۔

بے اختیار حریم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ کیا کوئی اُسے بتائے گا کہ وہ ہمیشہ ہنستا ہوا اور دوسروں کو ہنساتا ہوا اچھا لگتا ہے؟ بس وہ سوچتی رہ گئی۔

کیا حریم سلطان اُسکے ہر غم میں اُسکی ساتھی بن سکتی تھی؟ کیا یہ ممکن تھا؟ کیا کبھی قسمت اُن دونوں پر مہربان ہو سکتی تھی؟

کُمیل کی کچھ دیر پہلے والی نرم اور مسکراتی آنکھیں اب زخمی تھیں۔

حریم کی گہری آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا۔ وہ اپنے آنسوؤں کو بڑی مہارت سے اندر اُتار گئی تھی۔ لیکن ایمن علی خان کی نظروں سے کچھ نہیں بچ پایا تھا، وہ حریم کے احساسات سے باخوبی واقف تھی۔

کُمیل اور دائس گاڑی سے کچھ کھانے پینے کا سامان لینے گئے تھے۔ حریم کا دل بوجھل ہو رہا تھا، وہ باقیوں سے ذرا فاصلے پر چہل قدمی کر رہی

تھی۔

"ارے کہاں بھٹک رہی ہو؟" ایمن نے حریم کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ کہیں بھی نہیں۔" حریم کی طرف سے کھویا کھویا جواب آیا تھا۔

"کیا تم کُمیل کی وجہ سے پریشان ہو؟" ایمن نے حریم کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔

حریم اس اچانک سوال پر بہت حیران ہوئی تھی۔ کیا اگر ایمن کو دِکھ گیا تھا تو کیا ہر کوئی یہ بات محسوس کرتا تھا؟ کیا اُسکی آنکھوں میں رقم جذبات سب دیکھ سکتے تھے؟ کیا یہ اتنا آسان تھا؟

"نہیں۔۔ نہیں تو میں تو بس ویسے" حریم نے شاید جھوٹی وضاحت دینا چاہی، اور وہ وضاحتیں دینے میں بلکل اچھی نہیں تھی خود کو بھی اور ایمن کو بھی۔

"بس کرو حریم کیا اب مجھ سے بھی حقیقت چھُپاؤ گی؟" ایمن اُسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

حقیقت؟ وہ کچھ پل کے لئے اس لفظ میں کھو گئی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم ایمن کیا حقیقت ہے اور کیا نہیں۔۔۔ مگر اُسے تکلیف میں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے، اسنے بہت کچھ برداشت کیا ہے، کاش وقت کُمیل پر مزید ظالم ہونا بند کردے، کاش اب صرف خوشیاں ہی اُسکا مقدر ہوں۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ خوش رہے اور کبھی مزید کوئی غم نہ آئے اُسکی زندگی میں، میں کسی پر جلدی بھروسہ نہیں کرتی لیکن اُس دن جنگل میں، جب میں کھو گئی تھی تب وہ آیا تھا وہاں اور نہیں معلوم کیوں دل نے کُمیل پر یقین کرلیا تھا"۔

www.novelsclubb.com

وہ جہاں تھا وہیں منجمد ہو گیا اور سید کُمیل حیدر کو شاید زندگی میں پہلی بار اپنا نام اتنا اچھا لگا تھا۔

دائس کبھی حریم کو دیکھ رہا تھا اور کبھی کُمیل کو وہ بات کو اچھی طرح سے سمجھنے اور سمجھ کر ہضم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ابے۔۔۔یہ جنگل کی پری کوئی اور نہیں بلکہ حریم سلطان ہے؟"سب سمجھنے کے بعد بھی دائس سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

"ہاں اب جا۔۔۔جا کر اعلان کر دے پاٹا سپیکر نہ ہو تو، آہستہ بول۔"دائس کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور اُسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ہائے شکر ہے، اب میں تمہاری محبوبہ نہیں رہا، جان چھوٹی ہو نہھہ۔"دائس کی خوشی دید کے قابل تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم اپنا مُنہ بند کر سکتے ہو مسٹر دائس فاروق صاحب؟" کُمیل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"توبہ ہے بھئی۔۔۔ہاں ہاں اب تو، تُو ایسے ہی کہے گا۔"دائس کی اداکاری اُس سے بھی خاصی سستی تھی کُمیل کو ماننا پڑا۔

ایمن نے اُن دونوں کو آتا دیکھ کر خاموشی سادھ لی۔

رات ڈھل چکی تھی۔ صبح کی روشنی ہر سُو پھیل رہی تھی، جو روح کو تسلی بخش سا احساس پہنچا رہی تھی۔

"چلو سب تیاری پکڑو گھر جانے کی، بہت ہو گیا۔" عرش نے حکم صادر کیا۔

"ارے رُک جاؤ چلتے ہیں ابھی تھوڑی دیر تک"۔ کُمیل نے دہائی دی

"بھائی صاحب تم سدا کے فارغ ہو میں نے اور دائس نے آج واپس جانا ہے پی ایم اے اور بی کے ایگزیمز بھی ہیں۔" عرش نے کُمیل پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بھئی چلو۔۔ہاں سچ دائس خبردار جواب روندو گانے لگائے، تجھے ایسے دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔" کُمیل اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے، یہ کہاں لکھا تھا؟

"زیادہ اوور نہ ہو، میرے پاس بھی اب خوش رہنے کی وجہ ہے، بڑا آیا۔" دائس نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

دائس کی نظریں بے ساختہ ایمن کی طرف اُٹھیں تھیں، ایمن جو اُنکی باتوں پر قہقہہ لگا رہی تھی، دائس کے دیکھنے پر نظروں کا زاویہ بدل گئی۔

"الحمداللہ! اللہ نے مجھے یہ دو بڑی بڑی چیل جیسی آنکھیں سب دیکھنے کے لیے ہی دیں ہیں، سب دِکھتا ہے مجھے۔" کُمیل نے دائس اور ایمن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم تینوں کی گول میز کانفرنس ختم ہو گئی ہو تو چلیں؟" ذوفشاں نے اُن کے پاس آکر بولا۔

"جی جی چلیں ماما۔۔۔" کُمیل نے سر خم کرتے ہوئے کہا

اس سفر سے واپسی پر وہ لوگ اپنے ساتھ بہت سی یادیں لے کر جا رہے تھے، جنہیں وہ اپنی زندگی کے آنے والے وقتوں میں ہمیشہ یاد کرنے والے تھے۔ دائس اور کُمیل کی زندگیوں نے بھی بلآخر خوشیوں کا رُخ کر لیا تھا، لیکن آخر کب تک؟ آخر وقت کو کیا منظور تھا؟

www.novelsclubb.com

ایبٹ آباد میں دن ڈھل رہا تھا، ہواؤں نے آج اس شہر کا رُخ کیا تھا۔سب کی زندگیاں معمول کے مطابق چل رہی تھیں۔

اس وقت وہ نیلے رنگ کے لانگ فراک میں ملبوس تھی، فراک کے اُوپر اُسنے نیلے ہی رنگ کا سٹالر اُوڑھا ہوا تھا، گہری آنکھیں اور چہرہ ہمیشہ کی طرح شفاف اور کسی بھی آرائش سے پاک تھا ۔یونیورسٹی کے کوریڈور میں وہ بیگ میں کچھ تلاش کرتی ہوئی تیز تیز چل رہی تھی۔آج آخری کلاس لیتے ہوئے کافی وقت لگ گیا تھا،اُسے جلد از جلد گھر پہنچنا تھا۔

"ہیلو حریم! کیسی ہو؟" وہ نو وارد سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی، یہ شوخ مردانہ آواز وہ پہچانتی تھی۔

حریم سلطان کے پیر زمین کے ساتھ جم گئے تھے۔ جس وجہ سے وہ یونیورسٹی کم آتی تھی وہ وجہ آج اُسکے سامنے کھڑی اُسکا استقبال کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نیلی جینز کے اوپر سفید رنگ کی پورے آستینوں والی شرٹ، کھلا گریباں، سفید جو گرز، بازو مختلف قسم کے بینڈز سے لدا ہوا تھا اور مصنوعی چہرہ، یہ ہے "آژمیر شاہ"۔

"مم۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔" حریم نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"اتنے دنوں سے یونی بھی نہیں آرہی اور میسیجز کا بھی کوئی ریپلائے نہیں، سب خیریت ہے؟" وہ دوستانہ لہجے میں بولا

"دیکھیں آژمیر مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ سے دوستی کرنے میں اور یہ بات پہلے بھی بتا چکی ہوں میں، مجھے میسیجز کرنا چھوڑ دیں اور آج کے بعد میرا راستہ مت روکیے گا۔" حریم اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے ہوئے بولی۔

آژمیر شاہ کو کہاں عادت تھی ایسی باتوں کی، اُسے صرف اپنی بات منوانے کی عادت تھی۔ وہ بس ضبط کے گھونٹ پی کر رہ گیا، غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا لیکن چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں تمہاری پریشانی کا باعث ہوں، کوشش کروں گا کہ آج کے بعد میری وجہ سے تمہیں پریشانی نہ ہو، میری طرف سے ٹینشن فری رہو اب۔"لہجہ بہت دھیما تھا ۔

"بہت شکریہ آپکا۔" حریم نے جلدی سے وہاں سے جانا چاہا، وہ جانے کے لئے قدم بڑھا ہی رہی تھی کہ وہ پھر بول پڑا۔

"بس ایک آخری ریکویسٹ ہے، اگلے ماہ میں نے پارٹی رکھی ہے۔ ہمارے سب دوست آئیں گے، میں تمہیں بھی انوائٹ کرنا چاہ رہا تھا

۔"آژمیر نے ڈھیروں غصہ اپنے اندر اُتارتے ہوئے کہا

"اوکے میں کوشش کروں گی"۔ حریم نے سادہ لہجے میں جواب دیا

www.novelsclubb.com

"مجھے اچھا لگے گا اگر تم آؤ گی، میں چاہتا ہوں سب اچھے طریقے سے ختم کیا جائے۔"اُسکے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ تھی۔

"اوکے"۔ایک لفظی جواب آیا تھا حریم کی جانب سے۔

حریم نے اُسے اگلی بات کرنے کا موقع فراہم کئے بغیر اپنے قدم باہر کی جانب موڑ لئے۔

پیچھے آژمیر کے چہرے کی مصنوعی اور دھیمی مسکراہٹ غائب تھی اور اب ایک شیطانی اور پُر اسرا مسکراہٹ نے اُسکے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔

THE GAME BEGINS. JUST WAIT AND WATCH , HAREEM SULTAN

کالے بادلوں نے آسمان پر بسیرا کیا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں روح کو خیرہ کر رہی تھیں۔ دائس اور عرش کچھ دنوں کی چھٹیوں پر گھر آچکے تھے۔

بلیک جینز اور بلیک شرٹ پہنے وہ گاڑی سے نکل رہا تھا ساتھ کچھ گُنگنا بھی رہا تھا، دائس گھر کے باہر گاڑی پارک کر رہا تھا جب اُسے کسی کے قہقہوں کی آواز آئی، آواز بہت مانوس تھی اور دائس کو

www.novelsclubb.com

وہ آواز ہمیشہ اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔ہاں یہ اُسی کے قہقہے تھے جو اُسکی زندگی میں روشنی بکھیرتی تھی۔

بے اختیار اُسکے قدموں نے ایمن کے گھر کا رُخ کیا تھا،شاید وہ اُس سے آج بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔وہ اپنی ہی سوچ میں مسکراتا گھر کا دروازہ پار کر رہا تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر وہ شُشدر رہ گیا۔

ایمن کے ہاتھ میں پانی والا پائپ تھا اور وہ اپنے سامنے کھڑے لڑکے پر پانی پھینک رہی تھی، ایمن خود بھی آدھی پانی میں بھیگی ہوئی تھی۔

"ارے عدنان بھائی آپ تو پورے کے پورے بھیگ گئے،کس نے کہا تھا کہ مجھ سے پنگا لیں "۔ایمن مسلسل ہنس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دائس سے مزید برداشت نہیں ہوا،وہ گلہ کھنکھارتے ہوئے آگے بڑھا۔

"آہم آہم !بہت مسکرایا جارہا ہے۔"وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتا ہوا آگے بڑھا۔

دائس اُسکے مزاج سے اچھی طرح واقف تھا، لیکن اس کے باوجود اُسے ایمن کا کسی اور سے بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

عدنان بھائی یہ دائس ہیں ہمارے گھر کے ساتھ رہتے ہیں اور دائس یہ عدنان بھائی ہیں، میرے کزن ہیں۔" وہ دائس کو وہاں دیکھ کر خوش بھی ہوئی تھی اور حیران بھی اس لیے، اُس کے مُنھ میں جو آیا وہ بولتی چلی گئی۔

عدنان نے ہاتھ ملانے کی غرض سے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن دائس کے ہاتھ ہنوز پینٹ کی جیب میں ہی تھے،

"اچھا لگا تم سے مل کر مسٹر عدنان۔" دائس نے عدنان کی طرف ایک مسکراہٹ اُچھالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عدنان "نیور مائنڈ" کے انداز میں کندھے اُچکا کر اندر چلا گیا۔

"ارے تمھیں کیا ہوا ہے، بندہ سلام دُعا ہی کر لیتا ہے۔" ایمن نے مصنوعی خفگی کے ساتھ کہا۔

"بڑا پائپ پائپ کھیلا جا رہا تھا۔" دائس نے کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"کسی کو بڑی جلن ہو رہی تھی۔" ایمن نے مسکراہٹ دُباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔۔۔ میں اور اُس آدھے نان سے جلوں گا؟ ہوش میں آؤ مس ایمن ہونہہہ۔" دائس یہ کہتا ہوا وہاں سے جانے کے لئے مڑ گیا۔

"اللہ اللہ! کتنی جلنے کی بُو آ رہی ہے"۔ پیچھے سے ایمن کی شرارت سے بھری آواز پر وہ سر جھٹکتا ہوا اُس کے گھر کا دروازہ پار کر گیا۔

دائس کو جلن محسوس ہو رہی تھی، لیکن وہ ایمن کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا، شیر کی کچھار میں کون ہاتھ ڈالنا چاہے گا؟ وہ اب گھر لازمی بات کرے گا ایمن کے بارے میں وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

شام کے سائے ہر سُو پھیل چکے تھے۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی کے بعد موسم خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔ وہ ابراہیم ہاوس کے لان میں کھڑی پودوں کو پانی دے رہی تھی۔ اُس لڑکی نے سفید رنگ کی فراک زیب تن کی ہوئی تھی اور سُرخ دوپٹا کندھوں پر پھیلا یا ہوا تھا، کلائی میں موجود سرخ

چوڑیاں ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔ذوفشاں کو پھولوں سے عشق تھا۔ابھی وہ گلاب کے پھول سُونگھنے میں، مصروف تھی کہ اُسے اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔

اُس نے آس پاس دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا،اُس کی نظریں اوپر بالکونی پڑ گئیں، جہاں بالکونی میں عرش ہاتھوں میں کافی کا مگ لیے اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

ذوفشاں نے اُسے دیکھ کر زوروں سے ہاتھ ہلایا، عرش کے چہرے پر ایک محبت بھری مسکراہٹ آئی۔

ذوفشاں دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"عرش بیٹا مجھے ذرا کام ہے بات سُننا"۔ابراہیم صاحب نے عرش کو آواز دی۔

"جی بابا جان آیا۔"وہ ابراہیم صاحب کو آنے کا کہہ کر پھر سے ذوفشاں کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

تقریباً بیس منٹ بعد ابراہیم صاحب آئے اور عرش کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا پہلے میری بات سُن لو آکر اور یقین کرو، وہ وہاں سے بھی نظر آئے گی۔" ابراہیم صاحب نے عرش کی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

عرش اُن کی بات پر جی بھر کر شرمندہ ہوا اور ترچھی آنکھ کر کے ذوفشاں کو دیکھا جو قہقہہ روکنے کے چکر میں مُنہ پھیر گئی تھی۔

"جی بابا چلیں۔" اُس نے اپنے آپ کو دل ہی دل میں خوب ڈپٹا اور ابراہیم صاحب کے ساتھ اندر چلا گیا۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔ ہر جانب رات اپنے سائے پھیلا چکی تھی۔ وہ کُھلے ٹراؤزر اور شرٹ میں ملبوس موبائل پر کوئی اہم کام کر رہی تھی، موبائل کی روشنی میں اُسکا چہرہ چمک رہا تھا۔

"ایمن کبھی تو ان کارٹونز کی جان چھوڑ دیا کرو"۔ ایمن کی والدہ نے اُس کے کانوں سے ائیر پوڈز نکالتے ہوئے کہا۔

"ماںِ جان! کارٹون بھی بھلا کوئی چھوڑنے والی چیز ہیں َ؟" ایمن نے صدمے سے چور لہجے میں کہا

"اچھا بس بس! مجھے کچھ دوائیاں چاہیئں، تمہارے بابا بھی گھر پر نہیں ہیں"۔ نائلہ بیگم نے اپنی پریشانی بتائی۔

" چلیں امی کوئی بات نہیں لائیں میں لے آتی ہوں۔" ایمن نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو بیٹا اکیلے کیسے جاؤ گی؟" نائلہ بیگم نے فکرمندی سے پوچھا۔

"DON'T UNDERESTIMATE THE POWER OF AIMAN" ایمن نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلو ٹھیک ہے لیکن اکیلے نہیں جانا، میں کُمیل یا دائس میں سے کسی کو کہہ دیتی ہوں۔" نائلہ بیگم شال اُوڑھتے ہوئے بولیں اور ابراہیم ہاوس کا رُخ کیا۔

"سیدھا سیدھا بول دیں نا کہ مجھے اکیلے نہیں جانے دینا چاہتیں۔" ایمن نے مُنہ بناتے ہوئے کہا

۔

وہ ابھی گھر سے نکلی ہی تھیں کہ اُنہیں کُمیل نظر آ گیا،

"کُمیل بیٹا ذرا بات سُننا۔" انہوں نے کُمیل کو آواز دی۔

"جی جی آنٹی حکم کریں۔" کُمیل نے تابعداری سے کہا۔

"کچھ نہیں بیٹا ذرا ایمن کے ساتھ میڈیکل سٹور تک جانا ہے، کچھ دوائیاں لینی تھیں۔"

اور یہاں کُمیل کے دماغ کی بتی چلی تھی۔

"آہ۔۔۔ میرے سر میں بہت درد ہے آنٹی، دائس ویسے بھی باہر ہی جا رہا ہے میں اُسے بھیج دیتا

ہوں۔" کُمیل نے اداکاری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد دروازے سے دائس اور نائلہ بیگم آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

www.novelsclubb.com

"ایمن بیٹا دائس کے ساتھ چلی جاؤ، میری دوائیوں کے بارے میں تمہیں پتا ہے تو جا کر تم دونوں لے آؤ۔ کُمیل کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی" نائلہ بیگم نے دوائیوں کا نسخہ ایمن کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔۔۔ تیری اداکاری کُمیل"۔ دائس سوچتا ہی رہ گیا۔

"جی آنٹی میں باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔" وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ دائس تو ایمن کو ایسے نظر انداز کر رہا تھا کہ جیسے وہ ہے ہی نہیں وہاں۔

"جل ککڑا نہ ہو تو، ہونہہہہ۔" ایمن سوچتی رہ گئی

ایمن نے جلدی سے چادر اُوڑھی اور اُس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

ایمن کے گاڑی میں بیٹھتے ہی اُس نے گاڑی سپیڈ میں آگے بڑھا دی۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

"دوائیوں کے علاوہ اگر کوئی پائپ وغیرہ بھی لینا ہے تو بتا دو۔" بلآخر دائس نے گاڑی میں موجود خاموشی کو توڑا۔

ایمن نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ضبط کیا تھا، یہ صرف ایمن ہی جانتی تھی۔

"اور یہ طنزیہ پروگرام کب تک چلانے کا ارادہ ہے آپ کا۔" ایمن نے بھی اُس کے طنز پر طنز کرتے ہوئے کہا۔

"اور میں کیوں کروں گا طنز مس ایمن؟" وہ توانجان بن رہا تھا۔

"ٹھیک ہے تم تھوڑے بہت اچھے لگتے ہو لیکن اتنے چوڑے نہ ہو۔" ایمن نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

دائس کو تو اپنے کانوں پرے یقین ہی نہیں آیا، اُسکا تو ناچنے کا دل کر رہا تھا لیکن اپنے تاثرات پر قابو کر کے بولا۔

"تھوڑا یا بہت؟" دائس نے موڑ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

کوئی چیز گاڑی کو ٹکر مارتے ہوئے گزری، ایمن کی چیخ بلند ہوئی، دائس نے بے ساختہ ایمن کا ہاتھ تھاما تھا۔

www.novelsclubb.com

لاسٹ میگا اپیسوڈ

موڑ کاٹتے وقت اُسکا دھیان ایمن کی جانب گیا اور وہ سامنے سے آتا ٹرک نہیں دیکھ پایا، ٹرک گاڑی کو ایک طرف سے ٹکر مارتا ہوا گزر گیا، ایمن کی چیخ بلند ہوئی، دائس نے بے ساختہ ایمن کا ہاتھ تھاما تھا۔

دائس نے گاڑی کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن نہیں سنبھل پائی، ایک لوہے کا راڈ دائس کے دائیں کندھے میں پیوست ہو گیا، سُرخ خون کا ایک ریلا دائس کے کندھے سے نکلا، درد نا قابل برداشت تھی، اس سب کے باوجود دائس نے اُسکا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔ گاڑی ایک چرچراتی آواز کے ساتھ درخت میں جا لگی نتیجتاً گاڑی کا شیشہ بہت سے ٹکڑوں میں بٹ گیا اور ایمن کے چہرے کو زخمی کر گیا۔

www.novelsclubb.com

ایمن درد سے کراہائی، جہاں جہاں شیشہ لگا تھا، وہاں وہاں خون کی بوندیں اُس کے چہرے پر موجود تھیں۔

ایمن اپنی پرواہ کیے بغیر جلدی سے گاڑی سے اُتری اور دائس کو فوراً گاڑی سے باہر نکالا، سرخ مائع ایمن کے ہاتھوں کو بھگو رہا تھا، دائس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا، آنکھیں بند ہونے سے پہلے اُسنے دیکھا کہ ایمن روتے ہوئے اُسے پُکار رہی تھی، ایمن کو ٹھیک دیکھ کر اُسنے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ایمن نے اپنے حواسوں کو کام میں لاتے ہوئے ایمرجنسی لائن پر کال کی جس کے نتیجے میں پندرہ منٹ بعد وہاں ایمبولینس آچکی تھی۔

رات کے تقریباً ڈھائی بج رہے تھے۔ ہر طرف گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہوائیں اُداس اور بوجھل معلوم ہو رہی تھیں، شاید کسی انہونی کا پیام دے رہی تھیں۔ لیکن کون جانے؟

www.novelsclubb.com

ہسپتال بہت خوفناک ہوتے ہیں اور اُس سے زیادہ وہاں کی خاموشی، وہ خاموشی سب کے لئے جان لیوا تھی، لیکن ایک آواز آرہی تھی وہاں، ہاں! کسی کی دبی دبی ہچکیوں کی آواز تھی وہ۔

اس وقت وہ سب کمبائینڈ ملٹری ہسپتال میں موجود تھے۔

"بس کرو ایمن کتنا روگی اور، وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا۔" ذوفشاں کی خود کی حالت غیر ہو رہی تھی لیکن وہ ایمن کے کندھے کو سہلاتے ہوئے اُسے دلاسہ دے رہی تھی۔

ایمن اپنا مُنہ دونوں ہاتھوں میں ڈھکے ہچکیوں اور سسکیوں سے رو رہی تھی۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے ذوفی، نہ میں اُسکا دھیان باتوں کی طرف لگاتی اور نہ یہ سب ہوتا ۔" ایمن کے لہجے میں گہرا ملال تھا۔

ایمن کو چہرے اور کلائیوں پر معمولی چوٹیں آئی تھیں جس پر ذوفشاں اور حریم پٹی کروا چکے تھے ۔

عرش اور کُمیل ایمر جنسی کے باہر سر جُھکائے کھڑے تھے، شاید دونوں اپنے آنسو چھُپانے کی جدوجہد کر رہے تھے۔ اُن کے آنسو نیچے فرش بھگو رہے تھے۔ اُسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئے۔

"کیسا ہے اب دائس؟ کیا۔۔۔ کیا ہم مل سکتے ہیں اُس سے؟" کُمیل کی آواز میں واضح لرزش تھی اور شاید ڈر بھی۔

"فلحال نہیں! اگلے کچھ گھنٹے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، اگر ہوش آگیا تو ویل اینڈ گُڈ نہیں تو۔۔ آپ سب بس دعا کریں۔" ڈاکٹر واپس اندر جا چکا تھا۔

وہ الفاظ، وہ وہاں موجود تمام لوگوں کے دل کو چھلنی کرنے کے لئے کافی تھے۔ سب ساکت تھے، جیسے اُنہیں یقین نہ آرہا ہو یا وہ یقین کرنا ہی نہیں چاہتے تھے۔

(مجھے سب سُنائی دے رہا ہے مس ایمن عرف سیاپا کوئن)

ایک آنسو ایمن کی آنکھ سے ٹوٹ کر اُسکی ہتھیلی پر جا گرا۔

(کوئی پائپ وغیرہ بھی لینا ہے تو بتا دو)

www.novelsclubb.com

ایمن نڈھال سی ہو کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

(تھوڑا یا بہت؟)

زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے اور اُسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔

(ایمن اب روتے ہوئے دائس کو سہارا دے کر گاڑی سے باہر نکال رہی تھی)

وہ اپنا چہرہ جُھکائے رو رہی تھی۔ کُمیل، عرش اور ذوفشاں کی حالت بھی اُس سے کچھ مختلف نہیں تھی۔

وقت گزر رہا تھا، اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے حوصلے پست ہو رہے تھے اور دل ڈر رہے تھے۔

ایمن اور ذوفشاں خاموش تھیں، خاموشی سے رو رہی تھیں، بنا آواز کہ۔

"تم دونوں اب بس بھی کرو، وہ ڈھیٹ ہے کچھ نہیں ہو گا اُسے ہاں وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا۔" کُمیل اُن دونوں سے زیادہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔

ڈاکٹر ایک بار پھر وارڈ سے باہر آتے ہوئے دِکھائی دے رہے تھے۔ عرش نے کُمیل کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوش آگیا دائس کو؟ کیسا ہے اب وہ؟"۔ کُمیل میں کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی، عرش نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

ڈاکٹر کچھ بول رہا تھا، اُن چاروں کو ڈاکٹر کے ملتے ہوئے لب دِکھ رہے تھے لیکن اُنہیں اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ ایک آنسو اور یکے بعد دیگرے کئی آنسو کُمیل کے گریباں میں جذب ہو رہے تھے، ایمن اور ذوفشاں نے بے اختیار ایک دوسرے کا سہارا لیا تھا کئی آنسو ذوفشاں کی آنکھوں سے نکل کر ہوا میں کہیں تحلیل ہو گئے تھے۔

"پچھلے کچھ گھنٹے بہت مشکل تھے لیکن ہم نے کوور اپ کیا ہے اور پیشنٹ بھی کافی حوصلے والے ہیں جو ریکوری کی طرف آئیں ہیں، آپ سب کچھ دیر میں مل سکتے ہیں اُن سے۔" ڈاکٹر اُن کو دائس کی نئی زندگی کی نوید سُنا کر چلا گیا لیکن پیچھے اُن چاروں کو کسی خواب کا گُمان ہو رہا تھا، اُن چاروں کے چہروں پر جا بجا آنسو ہی آنسو تھے لیکن خوشی کے آنسو۔

وہ گھر سب کو بتا چکے تھے دائس کی صحت کے بارے میں، اُداسی اور پریشانی کے بادل چھٹ چکے تھے اب بس خوشی ہی خوشی تھی۔

"چلو آؤ ایمن، دائس کو ہوش آگیا ہے ہم ملنے جا رہے ہیں، تم بھی آؤ۔" عرش نے اندر جاتے ہوئے ایمن سے کہا۔

"نن۔۔ نہیں آپ لوگ مل لیں میں پھر مل لوں گی۔" ایمن نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

ذوفشاں نے عرش کو اشارہ کیا اور وہ تینوں اندر چلے گئے۔

دائس کا جسم جگہ جگہ پٹیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے رنگت زرد ہو رہی تھی۔ اُسے ہوش آچکی تھی لیکن آنکھیں موندیں لیٹا ہوا تھا۔

کُمیل نے دائس کو دیکھا اور پھر عرش کو اور دونوں کے درمیان ایک شیطانی مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا۔

"یار عرش! اچھی بھلی تین دن کی بریانی ملنی تھی سب کینسل ہو گیا کیونکہ یہ دائس ہٹا کٹا ہو گیا۔"
کُمیل کی سستی الٹرا پرو میکس ایکٹنگ اپنے جوبن پر تھی۔

"تو اور کیا میرے بھی اتنے ارمان تھے، سفید شلوار قمیص پہنوں گا چچ چچ سب خاک میں مل گیا۔"
عرش نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"ہاں اور میں بھی کتنا پیارا لگتا سفید شلوار قمیض، سرخ آنکھیں سب لوگ ڈاؤن ہو جاتے مجھے دیکھ کر۔" کُمیل نے خیالوں میں اپنے آپ کو تصور کرتے ہوئے خوشی سے کہا۔

"بے غیرتوں! میں تجھے کھلادوں گا بریانی کائم اور عرش تجھ سے یہ اُمید نہیں تھی، ذوفی تمہارا تو کچھ نہیں رہ گیا؟" دائس نے صدمے سے چُور لہجے میں کہا۔

"ہاں میں نے بھی نیا سوٹ بنوایا تھا اور پتا ہے وہ بھی سفید رنگ کا ہم تینوں ایک جیسا سوٹ پہنتے، لیکن نہیں اب کیا ہو گا؟" ذوفشاں نے معصومیت کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"میں جب اندر پڑا ہوا تھا تب ایک سکینڈ کا سکون نہیں آیا ہو گا تم لوگوں کو لیکن بکواس جتنی مرضی کروالو ہونہہہ۔" دائس نے اُن تینوں کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو نہیں سمجھا؟ یہ اُسکی کا تو بدلہ ہے۔" کُمیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اچھا۔۔۔ تو پلیز اب دفع ہو جاو یہاں سے بڑے آئے"۔ دائس نے بھی دھکے کی مسکراہٹ سجا کر کہا۔

"اچھا بس بہت ہو گیا اُسے آرام کرنے دو اور چلو باہر۔" ذوفشاں نے دائس کو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کہا۔

"عرش رُک! ایمن کیسی ہے؟ مطلب زیادہ چوٹیں تو نہیں آئیں اُسے؟" دائس نے دھیمی آواز میں عرش سے پوچھا۔

"وہ باہر بیٹھی ہے کچھ چوٹیں آئی ہیں لیکن معمولی ہیں، اندر آنے سے کترا رہی ہے۔" عرش نے دائس کو تفصیل سے آگاہ کیا۔

"چلو ٹھیک ہے وہ، میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔" دائس نے اطمینان سے جواب دیا اُسے اب تسلی ہو گئی تھی۔

"اچھا اچھا اسی لیے ہمیں دفع ہونے کا کہہ رہا تھا۔" کُمیل نے ساری بات کا خلاصہ نکالا بھی تو کیا نکالا۔

"یا اللہ! مجھے صبر دے"۔ دائس نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"سید کُمیل حیدر تم اپنے پیروں پر جا رہے ہو یا میں کوئی اور طریقہ آزماؤں؟" عرش نے کُمیل کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا جا رہا ہوں، ایسے ہی چلا جاؤں گا، اتنی عزت نہ دو عرشام ابراہیم خان"۔ کُمیل نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

اُن کے باہر جاتے ہی ایمن ہمت مجتمع کر کے کمرے میں داخل ہوئی، دائس جو آنکھیں موندیں لیٹا تھا، کسی کی آہٹ سُن کر اُٹھ گیا۔

اُس نے ایمن کو دیکھا، لال سوجی آنکھیں، تھکان زدہ چہرہ، چہرے پر جگہ جگہ چوٹوں کے نشان دائس کو وہ کہیں سے بھی ایمن نہیں لگ رہی تھی۔ وہ پریشان ہو گیا تھا۔

دائس کو پٹیوں میں جکڑا دیکھ کر ایمن کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی لیکن خود کے تاثرات پر قابو کیا اور نظریں پھیرتی ہوئی، چہرے پر مسکراہٹ سجائے، اُس کے پاس موجود صوفہ پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا یار! ہم سب کے ارمانوں کا خون کر کے کیسے آرام سے لیٹے ہوئے ہو، چلو کوئی نہیں پھر سہی۔" ایمن نے چہرے پر مایوسی لاتے ہوئے کہا

دائس، جس کو لگا تھا کہ ایمن روتے ہوئے ملے گی اُسے اور وہ کیسے ہینڈل کرے گا وہ یہ بھول گیا تھا کہ ایمن جاوید علی خان ایک انتہائی مشکل لڑکی ہے، وہ کل سے جتنا مرضی روئی ہو لیکن دائس کے سامنے وہ ایسا کوئی تاثر دے ہی نہیں سکتی تھی۔

"پھر سہی؟ سیریسلی ایمن؟" دائس نے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں نا، پلانز چوپٹ ہو گئے نا ہمارے" ایمن نے معصومیت سے جواب دیا۔

"لگتا ہے میرے مرنے کا بہت انتظار تھا تم چاروں کو، میں تم لوگوں سے بات نہیں کروں گا اب"۔ دائس نے مُنہ پھیرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ رُسی پھوپھی بننے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں پہلے ہی بہت تنگ کر چکے ہو اب ریسٹ کرو اور پہلے جیسے ہو جاؤ سڑو"۔ ایمن نے اُٹھتے ہوئے کہا اور شاید اعتراف بھی کر گئی تھی وہ۔

www.novelsclubb.com

"آخر مان ہی لیا تم نے بھی اور یہ ایکٹنگ تم لوگ کسی اور کو کر کے دیکھاؤ، اور رہی بات ٹھیک ہونے کی تو وہ ہونا ہی پڑے گا کیونکہ اگلے ہفتے پاسنگ آؤٹ پریڈ میں شامل ہونا ہے۔" پی ایم اے کے خیال نے ہی اُسکا موڈ اچھا کر دیا تھا۔

"یہ تو زبردست ہے چلو اب تم ریسٹ کرو۔" ایمن کہتے ہوئے پیچھے جانے کے لئے مڑی۔

"بتاتی تو جاؤ کہ تھوڑا یا بہت"۔ دائس کے لہجے میں واضح شرارت تھی۔

"تھوڑے سے تھوڑے سے زیادہ۔" ایمن بھی اپنے نام کی ایک تھی، جواب دے کر مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی۔

دائس اُس کے جواب پر مسکراتا رہ گیا۔

کیا قسمت میں اُن دونوں کا ایک ہونا لکھا تھا؟ لیکن کچھ کہانیاں ادھوری رہ جانے کے لئے ہی لکھی جاتیں ہیں۔

صبح بہت شفاف تھی۔ ایبٹ آباد میں رات ہونے والی ہلکی پھلکی بوندا باندی کے بعد موسم خاصہ خوش گوار ہو چکا تھا۔ ابراہیم ہاوس کے باہر سب تیار کھڑے تھے، ایمن بھی ذوفشاں کے پُرزور اسرار پر ساتھ ہی جا رہی تھی سب کے چہروں پر خوشی کی رمق تھی، ہوتی بھی کیوں نا آج دائس اور عرش نے ان کا خواب پورا کیا تھا۔

وہ سب دائس اور عرش کی پاسنگ آؤٹ پریڈ میں شامل ہونے جا رہے تھے۔

وہ لوگ آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد کاکُول پہنچ چکے تھے۔ وسیع و عریض میدان کے اردگرد لاکھوں لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔

ایک سائیڈ پر پاسنگ آؤٹ کیپٹنز کی فیملیز کے بیٹھنے کا انتظام تھا اور اُس کے ساتھ ہی کرنلز اور جنرلز کی فیملیز کے لئے الگ سے نشستیں تھیں۔

عرش اور دائس سب گھر والوں کو اُنکی جگہوں پر بٹھا کر چلے گئے تھے۔ عرش اور دائس کو مکمل یونیفارم میں دیکھ کر مرینہ اور مرجینہ بیگم کی آنکھیں بیک وقت بھیگیں تھیں۔

تقریب کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساری پلٹونز پی ایم اے کے میدان کی مخالف سمت سے پریڈ کرتے ہوئے میدان میں آ رہی تھیں۔ ریویوئنگ آفیسر کی آواز میدان میں نصب بڑے بڑے سپیکرز سے اُبھر رہی تھی جو اشعار کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

خدا کرے میری ارضِ پاک پر اُترے

وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

ساری پلٹو نزاب میدان میں آ کر اپنی اپنی صفیں درست کر چکی تھیں۔ وہ سب گردن تانے، سورج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے ایسی آنکھیں جن میں ملک سے وفاداری تھی ،جن میں دشمنانِ ملک کو صفائے ہستی سے مِٹانے کے گہرے عزم تھے۔

چیف اور آرمی سٹاف آ چکے تھے تا کہ وہ ملک کے رکھوالوں کو سراہ سکیں اور اُن کی امانتیں دیں سکیں اُنہیں۔

سب سے اچھی کارکردگی کی بنا پر کیپٹن عرشام ابراہیم کو سورڈ آف آنر سے نوازا جانا تھا، وہ اپنی مخصوص چال میں پریڈ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا، سلیوٹ کرنے کے بعد اُسنے چیف کے بڑھے ہوئے ہاتھوں سے اپنا خواب تھاما، وطن کی حفاظت کے لئے جان دینے کا خواب تھاما، اپنی سورڈ آف آنر تھامی اور اپنے ساتھ کھڑے سپاہی کو پکڑا کر سلیوٹ کرتا ہوا واپس چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

یہ پرچموں میں عظیم پرچم

عطائے ربِ کریم پرچم

ہمارا پرچم، یہ پیارا پرچم

اب کیپٹن دائس فاروق مارچ کرتے ہوئے قدم قدم بڑھا رہا تھا، وہ اپنے ہر اُٹھتے ہوئے قدم پر خود کو اپنی منزل کے قریب پہنچتا ہوا محسوس کر رہا تھا، شہادت دائس فاروق کا جنون تھی۔

دائس کے ہاتھوں میں اُسکی محبت، اُسکا سنہری تمغہ تھا جو اُسکی روح کو سرشار کر گیا تھا۔ خوابیدگی چھوٹ چکی تھی اب بس بلند حوصلے اور عزم تھے۔

وہ تمام پلٹونز پھر سے اپنی صفیں درست کرتے ہوئے ریڈ کارپٹ سٹیرز سے ہوتے ہوئے ایک ہوتے ہیں۔ یہ ایکٹ دیکھنے والوں کو سحر میں جکڑ لیتا ہے۔

"چاند میری زمین، پھول میرا وطن"

تقریب کا اختتام ہو چکا تھا تمام آفیسرز ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے تھے۔ دائس اور عرش کے چہروں پر فخریہ مسکراہٹ تھی وہ دونوں اسی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے گھر والوں کی طرف مڑے، جہاں وہ سب اُن کے منتظر کھڑے تھے۔

"بہت بہت مبارک ہو کیپٹنز" مرینہ بیگم نے دونوں کے ماتھے چومتے ہوئے کہا۔

"چلو بھئی دائس اب بس جلدی جلدی میجر بن جاو،"۔ ذوفشاں نے ایمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بدلے میں ایمن نے اُسکی بازو پر ایک زوردار چٹکی کاٹی۔

"آہہہ ایمن تم تو تشدد پر اُتر آئی ہو، اچھا بابا نہیں کہہ رہی کچھ"۔ ذوفشاں نے دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

سب کے قہقہہ بلند ہوئے تھے مرجینہ اور مرینہ بیگم نے دل ہی دل میں اُن سب کی دائمی خوشیوں کی دُعا کی تھی اور پھر زندگی میں آزمائشیں تو ہوا کرتی ہیں۔

---

www.novelsclubb.com

گہرے کالے بادل ہر طرف چھائے ہوئے تھے، صبح کے وقت بھی رات کا گمان ہو رہا تھا۔ بادل برسنے کو بیتاب تھے، ٹھنڈی ہوائیں روح کو تسلی بخش احساس دلا رہی تھیں۔ لیکن ہوائیں کیا پیغام دے رہی تھیں؟ کیا کہیں کچھ ہونے والا تھا؟ اچھا یا بُرا؟ یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا۔

اُس نے کالے رنگ کی پیروں تک آتی لمبی فراک زیب تن کی ہوئی تھی جس پر اُسی رنگ کا کام ہوا تھا، ہم رنگ چوری دار پاجامہ، چہرہ آج بھی کسی آرائش سے پاک تھا، شفاف چہرہ ہمیشہ کی طرح۔ وہ ابھی حجاب کر ہی رہی تھی کہ اپنے بابا کی آواز سُن کر پلٹی۔

"حریم بیٹا موسم خراب ہو رہا ہے باہر، جلدی آجانا۔" سلطان صاحب نے فکر مندی سے کہا۔

"جی بابا آپ کے اسرار پر ہی جا رہی ہوں اگر کہتے ہیں تو نہیں جاتی۔" حریم نے اپنے بابا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پیار سے کہا۔

"نہیں بیٹا آپ کے سب دوست جا رہے ہیں برتھ ڈے پارٹی پر تو آپ کو بھی جانا چاہیئے"۔ سلطان صاحب نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

حریم آژمیر کے دیے ہوئے اڈریس پر پہنچ چکی تھی۔ اُس نے ایک پارک کا پتہ بھیجا تھا لیکن وہاں کوئی نہ تھا بس کچھ فاصلے پر تین لڑکوں کا گروپ کھڑا تھا۔ حریم کو کچھ صحیح ہونے کا احساس نہیں ہو رہا تھا، وہاں کسی پارٹی کا نام ونشان نہیں تھا۔ اُس نے کال لاگ دیکھا سب سے اوپر ایمن کا نمبر تھا حریم نے فوراً میسج کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم کب آئیں؟" یہ وہی آواز تھی جسے سُننے کی حریم نے کبھی خواہش نہیں کی تھی۔

"آپ نے کہا تھا پارٹی ہے لیکن یہاں تو ایسے کوئی پلانز نہیں نظر آرہے ہیں"۔ حریم سلطان نے کبھی ڈرنا سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ آژمیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی۔

"ہاہاہا۔۔۔ تمہیں ابھی بھی ایسا لگتا ہے کہ تم میری بے عزتی کروگی اور میں تمہیں دعوت نامے دوں گا، کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوئی آج تک کہ میری بے عزتی کرے لیکن تم نے کی اور تم حریم سلطان اس کی قیمت بھی چکاؤ گی۔" سفاکی سے کہتے ہوئے اُس نے حریم کی کلائی پکڑی۔

حریم نے فوراً اُس کا ہاتھ جھٹکا۔

"آئیندہ کے بعد یہ جرات کی تو ہاتھ توڑ دوں گی، تم لوگ ہم لڑکیوں کو کمزور کیوں سمجھتے ہو؟ مجھے اپنی طرف اُٹھتی نظریں پھوڑنی آتی ہیں، اور اپنی طرف اُٹھتے ہوئے ہاتھ توڑنے بھی آتے ہیں تو آج کے بعد یہ کوشش کرنے کی سوچنا بھی نامسٹر۔" حریم اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غرائی اور جانے کے لیے مڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

آژمیر کو حریم سے اس قدر بہادری کی ہر گز اُمید نہیں تھی، غصے سے اُسکا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا، وہ آگے بڑھا، آژمیر نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا، لیکن اس سے پہلے وہ حریم کی باتوں پر ردِ عمل دِکھاتا فضا میں ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی۔

حریم کرنٹ کھا کر مڑی آژمیر زمین پر لیٹا کراہ رہا تھا اور اُس کے دائیں ہاتھ اور بازو سے خون بھل بھل کر باہر آرہا تھا۔

کُمیل نے پے درپے دو بار وہی راڈ اُسکے دائیں ہاتھ پر مارا، آژمیر درد کی شدت سے کراہ رہا تھا، اُس کو اپنی آنکھیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

حریم کی نگاہیں اوُپر اُٹھیں جہاں اُسکی پیناڈول کھڑی تھی اور اُس کے ساتھ کُمیل جس کے ہاتھوں میں ایک لوہے کا راڈ تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمن، حریم کا میسج ملتے ہی ابراہیم ہاوس گئی۔ دائس اور عرش کی گھر میں غیر موجودگی کے باعث اُس نے فوراً کُمیل کو آگاہ کیا اور اُس کے ہمراہ حریم کے بتائے گئے پتے پر پہنچ گئی۔

برسنے کو بیتاب بادل بارش برسانے لگے تھے۔

ایمن فوراً حریم کے پاس آئی نہ چاہتے ہوئے بھی حریم کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔آسمان سے برستا پانی اور حریم کی آنکھوں سے برستے آنسو ایک ہو گئے تھے۔کُمیل نے بس ایک نظر حریم کو دیکھا تھا ایمن اُس کے آنسو صاف کر رہی تھی اور کچھ کہہ رہی تھی اُسے جس پر حریم نم آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔

"پچھتا رہے ہو گے نا حریم سلطان سے پنگا لے کر؟آج ایک ہاتھ توڑا ہے اگلی بار ایک چیز بھی جُڑی ہوئی نہیں چھوڑوں گا،عزت کرنا سیکھو"۔کُمیل نے آژمیر کے کان کے پاس جھکتے ہوئے سفاکی سے کہا۔

وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اُسے حریم کی بہادری پر کوئی شک نہیں تھا اور اُسے اچھا لگا تھا کہ ڈرنے کی بجائے اُس نے سٹینڈ لیا۔

www.novelsclubb.com

وہ حریم کو اُس کے گھر ڈراپ کر کے واپس آ چکا تھا۔

"ذوفی ایک مگ کافی کا چاہیئے،باہر لان میں ہوں۔" کُمیل نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے ذوفشاں کو آواز لگاتے ہوئے کہا۔

وہ لان میں بیٹھا گہری سوچ میں غرق تھا، ماتھے پر شکنے واضح تھیں، اپنوں نے اُسکا بھروسہ توڑا تھا وہ کسی پر اعتبار کرنے سے کتراتا تھا، وہ دوبارہ نہیں ٹوٹنا چاہتا تھا، لیکن اس مرتبہ اُس کا دل اعتبار کرنے کو مان رہا تھا، وہ ایک بار خود کو موقع دینا چاہتا تھا وہ حریم پر اعتبار کرنا چاہتا تھا۔

"اب لوگ اپنی ماں سے باتیں چھپائیں گے۔" ذوفشاں نے مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"ہیں؟" چانکتے ہوئے کُمیل نے اُسے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیسی نے سب بتایا ہے مجھے حریم کے بارے میں زیادہ اوور نہیں ہو۔" ذوفشاں نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

کُمیل گرم گرم کافی حلق میں اُنڈیلنے لگا۔

"مجھ سے بات کرنے کی بجائے شیریں گلؔ سے بات کرو اس بارے میں پہلے جا کر، بغیر کسی رشتے کے میں اُس کے بارے میں کسی سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھتا خود حریم سے بھی نہیں ۔" کُمیل سنجیدگی سے کہتا ہوا جانے کے لئے اُٹھ گیا۔

"اوہو ہو۔۔۔ہائے میری بھی بہو آئے گی" ذوفشاں نے کُمیل کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"یہ سب بعد میں سوچنا پہلے اپنے سیاں جی کو دیکھ لو جناب محاذ پر جا رہے ہیں، دو دن بعد"۔ کُمیل نے اُس کا دھیان ہٹانا چاہا۔

ذوفشاں کو سب بھول گیا تھا اب اُس کے ذہن میں دو لفظ گھوم رہے تھے عرشام اور مشن وہ ڈرتی نہیں تھی اُسے عادت تھی اس سب کی لیکن عرشام، ہاں اُسے خوف آتا تھا۔

رات کے گہرے پردے ہر طرف اپنا سایہ پھیلا چکے تھے۔ ابراہیم ہاوس کے مکین اس وقت آرام کر رہے تھے بلیک پینٹ پہنے اور ساتھ ہم رنگ ٹی شرٹ پہنے گھر میں داخل ہوا لیکن سامنے اپنی حیات کو دیکھ کر رُک گیا۔

www.novelsclubb.com

بل دار پیشانی، جامنی رنگ کے کھلے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ ہاشی کو پڑھانے میں مصروف تھی۔

عرش مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔

"کیا کر رہا ہے میرا شہزادہ"؟ عرش نے ہاشی کو پیار کرتے ہوئے کہا

"آپ کی شہزادی مجھے پڑھا رہی ہے، مطلب میرا خون چوس رہی ہے۔" ہاشی نے بیچارگی سے کہا

عرش کا جاندار قہقہہ بُلند ہوا۔

"عرش نے شہزادی نہیں شہزادہ بولا ہے اور پتا نہیں عرش کو تم کس اینگل سے شہزادے لگتے ہو میراثی کہیں کے۔" ذوفشاں نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"عرش ہر وقت تو بی، بی کرتا رہتا ہے تو مجھے لگا اسی شہزادی کا پوچھا ہے۔" ہاشی نے ذوفشاں کو مزید تپاتے ہوئے کہا

"تو رُک ذرا، تجھے میں بتاتی ہوں"۔ ذوفشاں کی کہنے کی دیر تھی کہ ہاشی بھاگ کھڑا ہوا۔

"ارے جانے دو بچہ ہے"۔ عرش نے ذوفشاں کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"اس بچے کے تم نے ہی بگاڑا ہوا ہے۔" ذوفشاں نے اپنے سلیپرز پہنتے ہوئے کہا

"چلو جی پہلے سب کہتے تھے کہ تم نے ذوفشاں کو بگاڑا ہوا ہے اور اب ہاشی بھی میرے سر ہے۔

"عرش نے شرارت سے کہا

"ویری فنی۔۔۔ کب جا رہے ہو اب یہ مت کہنا کہ کس نے بتایا مجھے، صبح کُمیل نے بتایا تھا"

ذوفشاں نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کُمیل آنٹی کے پیٹ میں بھی کوئی بات نہیں رہتی" عرش نے آنکھیں گھُماتے ہوئے کہا

"نہیں بتا رہے کہ کب جا رہے ہو؟" ذوفشاں نے ہنوز آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"تم جانے کا نہیں، آنے کا پوچھو کہ واپس کب آؤ گے۔" عرش نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جواب دیا۔

ذوفشاں جواب دیے بغیر عرش کو ایک طرف کر کے آگے بڑھ گئی۔

"میں آجاؤں گا واپس اور بہت جلد آؤں گا۔" عرش نے پیچھے سے بُلند آواز میں کہا۔

ذوفشاں کے قدم رُک گئے۔وہ مضبوط تھی لیکن نا جانے کیوں اُس کا دل ڈر رہا تھا،ایک عجیب سی بے چینی تھی۔

"مجھے پتا ہے کہ تم جلد آ جاؤ گے واپس۔" ذوفشاں نے بغیر مڑے جواب دیا۔

ذوفشاں کے جواب پر اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔وہ جانتا تھا کہ وہ پریشان ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ذوفشاں بہت مضبوط اور بہادر بھی ہے اور یہ بہادری آنے والے وقتوں میں اُس کے کام آنے والی تھی۔

عرش اور دائس کو دو دن بعد نکلنا تھا،یہ مشن اُن کے لئے بہت اہم تھا،وہ دونوں پُر عزم تھے۔ لیکن امتحانات بھی زندگی کا حصہ ہوتے ہیں اور کچھ امتحانات پر پورا اُترنا بہت کٹھن ہوتا ہے۔

صبح بہت خوشگوار اور خوبصورت تھی۔دل و دماغ کو تازہ کر دینے والی ٹھنڈی ہواؤں نے آج ایبٹ آباد کا رُخ کیا ہوا تھا۔

سب لوگ ابراہیم ہاوس کے لاونج میں جمع تھے۔ کُمیل نظریں جھکائے صوفے پر بیٹھا تھا سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی جو کہ کُمیل نہیں دیکھ پایا، لیکن ذوفشاں کی ہنسی ضبط کرنے کے باوجود نہیں رُک رہی تھی کُمیل نے بس ایک، صرف ایک بار اُسے دیکھا، دیکھا کیا بلکہ گھُورا تھا اور یہاں اُسکی ہنسی کو پھر بھی بریک نہیں لگی۔

"اگر تم اپنی وکیل کی بجائے خود آکر اپنی شیریں گل سے بات کرتے تو تب بھی بات بن ہی جانی تھی۔" مرینہ بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر کُمیل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

کُمیل نے نظریں اُٹھائیں اور سب کے مسکراتے چہرے دیکھے اور کچھ مطمئن ہوا۔

چلیں پھر؟" کُمیل نے فلو میں کہہ دیا۔

سب کے قہقہہ بُلند تھے لیکن ذوفشاں تو گلہ پھاڑ کر ہنس رہی تھی، وہ بہت خوش تھی اُسے کُمیل سے بہت اُنسیت تھی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا بریک پر پاؤں رکھو، میں سلطان صاحب اور اُن کی بیگم سے کر چکی ہوں بات، اب بس تم اپنے نکاح کی تیاریاں پکڑو کل شام چلیں گے سلطان ہاوس۔" مرینہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کُمیل حیرانگی کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ کیا یہ سب اتنا آسان تھا؟

دِکھنے میں یہ عمارت بہت بوسیدہ اور پُرانی لگ رہی تھی۔ ہر طرف گھُپ اندھیرا تھا کہ عمارت میں موجود کسی ذی نفس کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ باہر صبح ہے یا رات۔ اس عمارت کو شیطان کا مسکن کہا جاتا تھا، یہ عمارت شیطانی کاموں کا گھر تھی اور اس عمارت کے شیطان کا نام **یارس شرمین** تھا۔ جس کا کام نوجوانوں کو ڈرگز سپلائی کرنا تھا، نوجوان نسلوں کو تباہ کرنا تھا۔

ایک لکڑی کا دروازہ جس کی لمبائی دس فٹ کے قریب تھی، اس دروازے کے پار وہ شیطان موجود تھا۔ اس دروازے کے پار جانے کی اجازت صرف اُس کے قریبی ساتھیوں کو ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس دروازے کے پار دیکھا جائے تو ایک مرد جس کی عمر لگ بھگ تیس سال کے قریب تھی، گندمی رنگ، مناسب نقوش اور دائیں گال پر ایک تین انچ کا لمبا اور گہرا نشان تھا جیسے کسی تیز دھار چاقو سے چیرا گیا ہو۔

"یہ پاکستانی فوج تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئی ہے لیکن کب تک یہ سب ہمارے ہاتھوں ہی برباد ہوں گے، جن نوجوانوں سے انہیں امیدیں ہیں وہ تو ہمارے دئے گئے نشے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔" زہر خندق لہجے میں کہتے ہوئے یارس کسی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔

"تم فکر نہ کرو یارس سب ہمارے کنٹرول میں ہے"۔ یہ بولنے والا یارس کا قریبی دوست زیدی تھا جو اُس کے سارے احکمات کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا تھا۔

اچانک ہی ہر طرف سے فائرنگ کی آواز آنے لگی، شیطان کا گھر خاموش تھا جو اب گولیوں کی آواز سے گونج اُٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آوازیں کیسی ہیں؟" یارس نے دروازے کو دیکھتے ہوئے بولا

ہر طرف سرخ مائع پھیلا ہوا تھا، جگہ جگہ لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

"یس سر سیچویشن انڈر کنٹرول ہے، ہم بلڈنگ کے اندر ہیں"۔ عرش نے کان میں موجود ائیر پیس کے ذریعے کور کمانڈر کو اطلاع دی

"ہم پہنچ گئے ہیں اپنی منزل کے قریب، ایک دروازے کی دوری ہے بس، چلو ہمارا مہمان، ہمارا انتظار کر رہا ہو گا"۔ دائس نے مسکراتے ہوئے دس فٹ لمبے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں دائس میں جاؤں گا اس دروازے کے پار پارس زندہ چاہیے ہمیں ہر حال میں، باقی سپاہیوں کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔" عرش نے دائس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اندر بہت خطرہ ہے عرش، سنبھل کر اور میں انتظار کر رہا ہوں جلد آنا"۔ دائس نے اُسے یاد دہانی کروائی یا شاید خود کو حوصلہ۔

عرش آگے بڑھا دروازے کے اُس پار گیا۔ پارس کی اُس کی طرف پشت تھی

www.novelsclubb.com

"تم فوجی اتنے ڈھیٹ کیوں ہوتے ہو، جس کے پیچھے پڑ جاو جان ہی نہیں چھوڑتے محبوبہ ہی سمجھ لیتے ہو۔" پارس نے مڑے بغیر کہا

"کیا کریں تم جیسوں کے لئے ہمیں بھی ڈھیٹ ہونا ہی پڑتا ہے۔" عرش نے نیچے جھکتے ہوئے اپنی جرابوں میں سے چاقو نکالتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے عرش کوئی ردِ عمل دِکھاتا فضا میں گولی کی آواز گونجی، گولی عرش کی ٹانگ کو چیرتی ہوئی گزر گئی۔ خون کا ریلا زمین پر بہہ نکلا تھا۔

عرش فوراََ نیچے جھکا ایک اور گولی کی آواز نے وہاں کے در و دیوار ہلا دیئے۔

کس کی جیت ہوئی تھی اور کس کی ہار؟

کیا یہ تھی کسی کی زندگی کی ہار؟

عرش نے آنکھ کھولی، سامنے پارس کا بے جان وجود پڑا تھا اُس کے ماتھے سے خون کسی فوارے کی طرح باہر آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عرش اُسکی یہ حالت دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ یہ کام صرف ایک شخص کر سکتا تھا ہاں دائس فاروق وہی اتنی ہمت رکھتا تھا۔

دائس نے فوراً آگے آکر عرش کو سہارا دیا خون کافی زیادہ بہہ چکا تھا، اُسے سی ایم ایچ منتقل کر دیا گیا تھا۔

آج پاک فوج نے ایک اور قلعہ فتح کر لیا تھا، آج ایک اور برائی کی ہار ہوئی تھی۔

پارس شرمین کی موت سے نوجوان نسل تباہی کے دہانے سے واپس مڑی تھی لیکن ابھی بہت سے ایسے نوجوان ایسے بہت سے لوگ خوابیدگی میں تھے۔

آج وہ ایک اور آزمائش پر پورا اُترے تھے۔

آج وہ ایک اور امتحان پر پورا اترے تھے۔

----

www.novelsclubb.com

سورج کی کرنیں ہر سُو پھیل چکی تھیں۔ ابراہیم ہاوس کے مکین ہسپتال میں موجود تھے۔ عرش کی حالت پہلے سے بہت بہتر تھی لیکن ذوفشاں کی حالت بگڑ رہی تھی پریشانی کا اندازہ اس کے چہرے پر مٹے ہوئے آنسوؤں کے نشانات سے ہو رہا تھا۔

"سر کو ہوش آچکا ہے آپ مل سکتے ہیں اُن سے۔"ڈاکٹر نے باہر آکر اطلاع دی

ذوفشاں نم چہرہ لے کر کمرے میں داخل ہوئی، زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے عرش کی رنگت پیلی ہو رہی تھی، عرش ذوفشاں کو دیکھ کر مسکرادیا ایک تھکان بھری مسکراہٹ، ذوفشاں قدم اُٹھاتے ہوئے عرش کے قریب آکر بیٹھ گئی۔

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی"۔ذوفشاں نے عرش کو دیکھتے ہوئے پوچھا،

ایک آنسو اُس کے گال پر پھسلا۔

"تو کیا تم تین دن روتی۔"عرش نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں زیادہ روتی۔"آنسو اب لریوں کی صورت میں اُس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے

"چلو تین سے چھ دن کر لو۔"عرش نے شرارت سے کہا۔

"نہیں میں زیادہ روتی بہت زیادہ"۔اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"اچھا بس بس، ابھی تو میں زندہ ہوں نہ۔"عرش نے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

ہاں اور میں کل سے جب جب روئی ہوں، اس کا بدلہ بھی لوں گی" ذوفشاں نے نم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"جو حکم۔" عرش نے سر خم کرتے ہوئے کہا۔

دونوں مسکرا دیئے۔

ہوائیں خوشگوار ہو گئی تھیں۔

عرشام اور ذوفشاں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی مکمل تھے۔

آنے والا وقت ان کے لئے بہت خوشیاں لا رہا تھا۔

----

www.novelsclubb.com --------------

سورج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ابراہیم ہاوس میں افراتفری کا سماں تھا،آج کا دن بہت خاص تھا۔وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنا جائزہ لے رہا تھا وہ اس وقت کالے سوٹ میں ملبوس کسی سلطنت کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا، بالوں کو بڑی نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا۔

"ابے بس کر کتنا دیکھے گا خود کو اور کائم، تیرے سسرال والے ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔" دائس نے پیچھے سے آکر کُمیل کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا۔

"بتا کیسا لگ رہا ہوں میں ؟ مطلب ٹھیک لگ رہا ہوں۔" کُمیل نے دائس کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا

"جیسی تیری شکل ہے اب ویسا ہی لگے گا نا، میں تو کہتا ہوں مُنہ چینج کروا لے اپنا۔" دائس نے شرارت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چل بے جا یہاں سے، بڑا آیا 'مُنہ چینج کروا لے اپنا' ہونہہ " کُمیل نے دائس کو پڑے دھکیلتے ہوئے کہا۔

"اگر نہیں جانا تو بتا دو تا کہ حریم کے گھر والوں کو منا کر دوں۔" ذوفشاں نے اندر آتے ہوئے کہا

زوفشاں نے کام دار شارٹ فراک کے ساتھ چوری دار پاجامہ زیب تن کیا ہوا تھا، کانوں میں جھمکے پہنے ہوئے تھے جو بار بار اُس کے گال سے ٹکڑا رہے تھے، ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت خوبصورت دِکھ رہی تھی۔

"نہیں نہیں بس آرہا ہوں میں یہ اس دیسی نے مجھے باتوں میں لگایا ہوا تھا۔" کُمیل جلدی سے باہر نکلتے ہوئے بولا

پیچھے سے زوفشاں اور دائس کا فلک شگاف قہقہہ بُلند ہوا تھا۔

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی، اُسنے سفید رنگ کا پیروں تک آتا فراک پہنا ہوا ے ھا جس پر سنہرے رنگ کا کام ہوا تھا، میک اپ کے نام پر آنکھوں کو کاجل سے سجایا تھا اور بہت ہلکی سی گلابی رنگ کی لِپ سٹک، دوپٹے کو اچھی طرح سے سر پر سیٹ کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل اپنی انگلیاں چیخ رہی تھی، شاید وہ نروس تھی۔

"حریم یار کیوں ٹینشن لے رہی ہو اور یہ کیا کر رہی چھوڑو اپنی انگلیاں۔" ایمن نے اُسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

وہ ہمیشہ کی طرح حریم کے ساتھ تھی کیا کبھی وہ دونوں ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ سکتی تھیں؟

"حریم کی طاقت کا نام ایمن تھا۔"

ابھی حریم کچھ کہتی ہی کہ دروازہ کھولا اور ذوفشاں کمرے میں داخل ہوئی۔

"آئے تم کتنی پیاری لگ رہی ہو یار۔" ذوفشاں نے حریم کے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"چلو اب جلدی سے چلیں نیچے اہم اہم سب انتظار کر رہے ہیں۔" ایمن نے حریم کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

ایمن اور ذوفشاں حریم کو لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔

کُمیل نے حریم کو ایک نظر دیکھا اور نظریں جھکا گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا تم نے کبھی محبت دیکھی ہے؟

سب سے سلام لینے کے بعد وہ چلتی ہوئی مرینہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

مرینہ بیگم، حریم کو کچھ کہہ رہی تھیں جس پر وہ مسکرا رہی تھی۔

کیا تم نے کبھی محبت کو ہنستے دیکھا ہے؟

سب کچھ کتنا مکمل تھا۔سب تھے لیکن کُمیل کو یاد آئی تھی اپنوں کی اپنے ماما اور بابا کی۔

وہ اُٹھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا، باہر لان میں آکر اُسنے لمبی سانس خراج کی۔

اُسکی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے۔

"یہ آپکی چائے، آپ باہر آگئے تھے تو آنٹی نے کہا کہ آپ کو باہر دے آؤں۔" حریم نے کُمیل کے سامنے کپ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔بہت شکریہ۔" کُمیل نے کپ تھامتے ہوئے کہا۔

"پریشانی بانٹنے سے کم ہوتی ہے۔" حریم نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

لہجے میں اپنائیت تھی۔

"آپ کے پاس دُنیا کی ہر چیز کیوں نا ہو لیکن ایک بار آپ کا اپنا جو چلا گیا آپ کو چھوڑ کر کبھی واپس نہیں آسکتا چاہے آپ جو مرضی کر لیں لیکن میں نے اُن کے بغیر رہنا سیکھ لیا ہے، اب

کوئی پریشانی باقی نہیں رہی، مجھے لگا تھا کہ میں کسی پر یقین نہیں کر پاؤں گا کبھی، لیکن مجھے اس خوابیدگی سے جگانے کا شکریہ حریم۔" کُمیل کی نظریں سامنے ہوا سے ہلتے ہوئے درخت پر تھی

۔

حریم کُمیل کے لہجے میں موجود دُکھ کو محسوس کر سکتی تھی۔

لیکن دُکھ سدا نہیں رہتے، اُن کی بھی ایک ایکسپائیری ڈیٹ لازمی ہوتی ہے۔

قسمت نے بھی ڈھیروں خوشیاں اُن دونوں کی آنے والی زندگی میں لکھ دیں تھیں۔

رات گہری ہو چکی تھی۔ وہ بالوں کو کیچر میں مُقید کیے کچھ بنانے میں مصروف، بالوں کی ایک لٹ بار بار اُس کے چہرے پر آ رہی تھی، ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمایاں تھیں۔

"کیا بنا رہی ہو، لگتا کچھ سپیشل بن رہا ہے۔" مائزہ (مائزہ، ذوفشاں کے ہمسائے میں رہتی تھی) نے ذوفشاں سے پوچھا

"ہاں عرش کو وائٹ کڑاہی بہت پسند اُس کے لئے بنا رہی بلکہ یہ بن گئی ہت تم لے کر چلو میں فریش ہو کر آتی ہوں"۔ ذوفشاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر اس ڈشِ کا کریڈیٹ میں لے لوں گی۔" مائزہ نے اُس کے ہاتھ سے ڈیش پکڑتے ہوئے کہا۔

"ضرور تم لے سکتی ہو لیکن عرش پہچان جاتا ہے، کیونکہ میں صرف اُس کے لئے بناتی ہوں نا کھانا۔" ذوفشاں نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"چلو دیکھتے ہیں کہ عرش کتنے پانی میں ہے۔" مائزہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

کھانا ٹیبل پر لگ چکا تھا، سب کھانا شروع کر چکے تھے۔

"عرش بتاو کیسا بنا ہے کھانا، میں نے بنایا ہے تمہارے لئے۔" مائزہ نے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

"اوہ کم آن مائزہ پہلی بار ذوفشاں کے ہاتھ کا بنا کھانا نہیں کھا رہا جو تعریفوں کے انبار لگا دوں، وہ ہمیشہ سے ہی اچھا کھانا بناتی ہے۔" عرش نے جگ سے گلاس میں پانی اُنڈیلتے ہوئے کہا۔

مائزہ کا چہرہ سُرخ ہوا تھا لیکن مجبوری کے تحت مسکرا دی۔

سب بے اپنی اپنی ہنسی ضبط کی تھی/۔

"آہم آہم مجھے کل شام میں نکلنا ہے امریکہ کے لئے بہت ضروری مشن ہے۔" دائس جو کہ کچھ دنوں سے بتانے کی ہمت مجتمع کر رہا تھا بلآخر آج اُس نے سب کو کہہ ہی دیا۔

میز پر گہری خاموشی چھا گئی تھی۔ عرش خود میڈیکل لیو پر تھا، لیکن وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ مشن خطرے سے خالی نہیں تھا اُسے پہلے سے ہی معلوم تھا۔ وہ دل ہی دل میں دائس کے لئے پریشان تھا۔

"خیر سے جاو اور خیر سے آؤ۔" مرینہ بیگم بس اتنا ہی کہہ پائی۔

سب کھانا کھا کر خاموشی سے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

زندگی ایک بار پھر ایک امتحان لے آئی تھی اور یہ ایسا امتحان تھا کہ جس پر پورا اترنا بہت کھٹن تھا لیکن حوصلے بُلند تھے۔

اگلا دن بہت بوجھل تھا، ہوائیں اُداس تھیں وہ سب دائس کو رُخصت کرنے کے لئے گھر کے باہر جمع تھے، سب موجود تھے وہاں،

وہ سب سے مل رہا تھا، سب اُسے دعاوں کے سایے تلے بھیج رہے تھے۔

ایمن کی نا چاہتے ہوئے بھی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔

دائس اپس کے قریب آکر رُکا۔

ایمن بددقت مسکرا دی۔

"سیاپا کوئن تم کچھ نہیں کہو گی؟' دائس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"ہم سب تمہارا انتظار کریں گے۔" ایمن نے مسکراہٹ قائم رکھنے کی کوشش کی لیکن ایک آنسو ٹوٹ کر اُسکی آنکھوں سے گرا۔

"تم ہمیشہ سب کی بات کیوں کرتی ہو، اپنی بات کرو صرف۔" دائس نے اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے میں بھی سب میں آتی ہوں نا تو میں بھی کروں گی ہی انتظار۔" ایمن نے کندھے اُچکاتے ہوئے فٹ جواب دیا

"میں۔۔۔ میں کوشش کروں گا کہ واپس آجاؤں۔" دائس نے سنجیدگی سے جواب دیا اور شاید آنے والے حالات سے بھی آگاہ کر رہا تھا۔

"کوشش نہیں ہم سب ہے یہاں کر رہے ہیں انتظار، تمہیں آنا ہے واپس۔" ایمن نے نظریں اُٹھاتے ہوئے کہا۔

دائس نے سر اثبات میں ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب پُرنم آنکھیں لیے اُسے جاتا دیکھ رہے تھے۔

وہ جا چکا تھا۔

کیا کہیں کوئی انہونی داستان لکھی جانے والی تھی؟

آنے والا وقت اچھی خبر نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ایک اور نامکمل کہانی اور ان کہی باتیں۔۔۔

(ختم شد)

www.novelsclubb.com